صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروزبدھ مورخہ 16 جون 2010ء بمطابق 3 رجب 1431 ہجری، سہ پہر تین بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اوراس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِO الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَO فِيٓ اَيِّ صُورَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَO كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِO وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِينَO كِرَامًا كَاتِبِينَO يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَO اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍO وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ O يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِO وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِينَO وَمَآ اَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّينِO ثُمَّ مَآ اَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّينِO يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمِ۔

(ترجمہ): اے انسان تجھ کو اپنے پروردگار کرم گستر کے باب میں کس چیز نے دھوکا دیا۔ (وہی تو ہے) جس نے تجھے بنایا اور (تیرے اعضا کو) ٹھیک کیا اور (تیرے قامت کو) معتدل رکھا۔ اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔ مگر ہیہات تم لوگ جزا کو جھٹلاتے ہو۔ حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں۔ عالی قدر (تمہاری باتوں کے) لکھنے والے۔ جو تم کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں۔ بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔ اور بدکردار دوزخ میں۔ (یعنی) جزا کے دن اس میں داخل ہوں گے۔ اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیسا ہے؟ جس روز کوئی کسی کا بھلا نہ کر سکے گا اور حکم اس روز خدا ہی کا ہوگا۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن کے اسماء گرامی ہیں: جناب حاجی اورنگزیب خان 16-06-2010 تا 18-06-2010; جناب محمد علی خان صاحب 15-06-2010 تا 16-06-2010۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

مفتی سید جانان: خوک شته دے نه جی، د یو لسو منټو د پاره وقفه اوکړئ۔

جناب سپیکر: دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Speaker: Count down please.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned for ten minutes.

اجلاس کی کارروائی دس منٹ کیلئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی دس منٹ کیلئے ملتوی کر دی گئی)

(جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی۔ بسم اللہ ہو جی۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: دا کورم خو بیا هم پوره نه دے جی۔

Mr. Speaker: Count it down please, count it down.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: دو منٹ کیلئے دوبارہ گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، که د حکومت او د وزیرانو دا حال وی نو بیا خو ډیره گرانه ده۔

جناب سپیکر: حافظ اختر علی صاحب! د تھولو دا حال دے ، دیخوا ھم اوگورہ او دیخوا ھم اوگورہ۔ کورم پوائنٹ آؤٹ شوے دے ، اوس پکښے 'پروسیڈنگ' ھسے ھم نہ کیږی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، اگر میرا مائیک آن کیا جائے اور مجھے ایک منٹ دیا جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جب تک کورم پورا نہ ہو تو 'پروسیڈنگ' نہیں ہو سکتی، کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ابھی کتنے ہو گئے، شاہ حسین نے پورا کر دیا؟ چلیں بہت شکریہ۔ پورہ شولو۔ جی، جناب غنی داد صاحب! بسم اللہ۔

(تالیاں)

بجٹ برائے مالی سال 2010-11 پر عام بحث

جناب غنی داد خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے تقریر کا موقع دیا، آپ ہمیشہ مجھ پر مہربان رہتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں آپ کو اور یہاں پر موجود تمام معزز ممبران صاحبان کو خیبر پختونخوا کا پہلا بجٹ پیش ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، موجودہ مالی سال بہت اہم اور مثالی رہا، اس میں اٹھارویں ترمیم پاس ہوئی، اختیارات ملے، صوبائی خود مختیاری ملی، این ایف سی کا اعلان ہوا جس سے بقایاجات کی وصولی کی امید پیدا ہو گئی اور ان عوامل کی موجودگی میں یہ 'بل' پاس ہوا جو پچھلے سال کے بجٹ سے چالیس فیصد زیادہ ہے، اس کے محاصل جو 294.2 ہیں اور اس کے اخراجات بھی 294.2 ہیں تو اس طرح یہ ایک متوازن بجٹ ہے۔ جناب سپیکر، پارلیمانی لیڈران صاحبان اور دوسرے معزز ممبران صاحبان نے تقاریر کیں اور تجاویز بھی دیں اور مجھے امید ہے کہ چونکہ فنانس منسٹر صاحب اور دوسرے وزراء صاحبان بھی یہاں موجود ہیں تو وہ ان تجاویز پر سنجیدگی سے غور کریں گے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں تجاویز اس لئے نہیں دونگا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ صوبہ کے مخدوش حالات میں اس سے بہتر بجٹ پیش نہیں کیا جا سکتا تھا۔ (تالیاں)   جناب سپیکر، میں آپ کو فگرز یا الفاظ، اعداد و شمار کی جھمیلوں میں نہیں ڈالونگا اور آپ کے صبر کا امتحان بھی نہیں لونگا بلکہ مختصر سا جائزہ پیش کرونگا جو کہ اس بجٹ تک محدود ہو گا۔ جناب سپیکر، ہر وہ بجٹ جن میں تین چیزیں موجود ہوں تو وہ اچھا بجٹ کہلائے گا۔ پہلی بات تو یہ کہ اس میں ڈائریکٹ ٹیکسز

نہ ہوں جن سے عوام متاثر ہوں۔ دوسری بات یہ کہ اس میں ایسی 'ریلیف' دی گئی ہو، جس سے فوراً لوگوں کو 'ریلیف' ملے اور تیسری بات یہ ہے کہ فنڈز کی منصفانہ تقسیم ہو۔ یہ نہ ہو کہ کسی اہم شعبے کو چھوڑ کر غیر اہم شعبے کو زیادہ فنڈ دیئے گئے ہوں، علاقی تفاوت پیدا کی گئی ہو، تیرا میرا کہا گیا ہو، کسی کو اچھا کسی کو بھی برا کہا ہو۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں یہ تینوں چیزیں موجود ہیں۔ پہلا تو یہ کہ اس میں کوئی ٹیکس نہیں لگایا گیا اور یہ ٹیکس فری بجٹ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں لوگوں کو 'ریلیف' دی گئی ہے۔ 'ریلیف' اس طرح ہے کہ جس سے لوگوں کو فوری طور فائدہ ہوگا۔ جیسا کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں پچاس فیصد اضافہ، پنشن میں پندرہ فیصد کا اضافہ، گریڈ ایک سے سولہ تک کے ملازمین کی میڈیکل الاؤنس میں سو فیصد اور گریڈ سترہ کے بعد کیلئے پندرہ فیصد، جو کہ اس مقصد کیلئے ایک خطیر رقم رکھی گئی ہے۔ دوسری بات یہ کہ کوآپریٹیو بینک کا اجراء کیا گیا تاکہ لوگوں کو سستی بیج، کھاد اور آلات مہیا ہوں۔ خواتین کو پولٹری اور ڈیری کیلئے پیسے اور قرضہ جات ملے، اس کیلئے بھی ایک بلین روپے رکھے گئے ہیں۔ تیسری بات جی، کہ دو بلین روپے سے ایک 'انڈونمنٹ فنڈ' قائم کرنے کی تجویز ہے جس سے پچیس ہزار روپے سے لیکر ایک لاکھ روپے تک بلاسود قرضہ مل سکے گا، جس میں خواتین کا تیس فیصد حصہ ہوگا۔ چوتھی بات یہ ہے کہ پشاور میں ایک ورک شاپ ہے جو لوگوں کو مصنوعی اعضاء مہیا کرتا ہے، اس میں چالیس فیصد اخراجات وہ خود برداشت کرتا تھا اور اب اس بجٹ کے پاس ہونے کے بعد وہ تمام اخراجات حکومت خود برداشت کرے گی۔ بے نظیر بھٹو صاحبہ کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے ایک سکیم شروع کی جارہی ہے جس میں ہیپیٹائٹس سی کا علاج جو ہے، وہ 'بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام' کے تحت کیا جائے گا۔ تو یہ وہ 'ریلیف' ہے جو لوگوں کو دی جارہی ہے جس سے ان کو فوری اور جلدی فائدہ ہوگا۔ اسی طرح ملاکنڈ ڈویژن میں ایشین ڈیویلپمنٹ بینک اور ورلڈ بینک کے تعاون سے اخراجات کا جو تخمینہ 86 ارب روپے لگایا گیا تھا، اس میں سے دو ملین روپے مل چکے ہیں جس سے اگلے ہفتے متاثرین کو ادائیگی شروع ہو جائیگی۔ دارالقضاء کیلئے بھی سو ملین روپے رکھے گئے ہیں اور جلد ہی اس پر بھی کام شروع ہو جائے گا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ وہ اقدامات ہیں اور وہ منصوبے ہیں جن کی وجہ سے صوبہ کے عوام کو فوری اور جلدی 'ریلیف' ملے گی۔ اب میں تیسری بات پر آتا ہوں اور وہ یہ کہ فنڈ کی منصفانہ تقسیم، تو فنڈ کی منصفانہ تقسیم بھی کی گئی ہے۔ ہر شعبے کو اس کی اہلیت کے مطابق پیسے دیئے گئے ہیں۔ سب سے پہلے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے، جہاں پہ لاء اینڈ آرڈر ٹھیک نہ ہو تو وہاں کوئی ترقی نہیں ہو سکتی۔ اس مقصد کیلئے پچھلے سال بے انتہا فنڈ

استعمال کیا گیا۔ پولیس کو مضبوط کیا گیا لیکن اس دفعہ بھی اس کیلئے اکیس ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح تعلیم بھی انتہائی اہم شعبہ ہے اور اس کیلئے خطیر رقم رکھی گئی ہے جس سے پرائمری سکولز بنیں گے، اپ گریڈیشن ہوگی، پرائمری سے مڈل، مڈل سے ہائی، ہائی سے ہائر سیکنڈری سکولز۔ اسی طرح صحت ہے، صحت ایک اہم محکمہ ہے اور اس کیلئے بھی خطیر رقم رکھی گئی ہے جس کی وجہ سے 1335 آسامیاں پیدا کی گئی ہیں۔ خیبر ٹیچنگ ہسپتال میں ڈینٹسٹری یونٹ کا قیام ہے، باچا خان میڈیکل کالج کے ساتھ ہمارے مردان میڈیکل کمپلیکس کو As a Teaching Hospital منسلک کر دیا گیا ہے، تو یہ سب چیزیں ہیں، جو بھی شعبہ ہے تو اس کو اس کی حیثیت کے مطابق پیسہ ملا ہے۔ آبپاشی اور آب رسانی دونوں کیلئے 2.4، 2.4 روپے رکھے گئے ہیں جس سے نہریں پختہ کی جائیں گی، ڈیم بنائے جائیں گے اور جو کام ہیں، جس سے خوشگوار اثرات ایگریکلچر پر پڑیں گے، وہ کرنے دیئے جائیں گے۔ جنگلات جو ہمارا سب سے اہم محکمہ ہے، اس کیلئے بھی خطیر رقم رکھی گئی ہے جس سے ان علاقوں میں جنگلات کا بھی اضافہ ہوگا، اس کی تعداد میں بھی اضافہ ہوگا اور اس کی 'پروٹیکشن' بھی ہوگی لیکن جناب سپیکر صاحب، میرا کہنا یہ ہے کہ جس طرح میں نے کہا کہ ہر وہ بجٹ جس میں یہ تین چیزیں ہوں تو وہ اچھا بجٹ کہلائے گا، میں سمجھتا ہوں۔ چلو یہ بجٹ پاس ہو گیا اور یقیناً پاس ہو گا تو کیا اس سے ہمارے صوبے کے عوام کی مشکلات ختم ہو جائیں گی؟ میرا جواب یہ ہے کہ نہیں۔ کیا بجلی کی لوڈشیڈنگ ختم ہو جائیگی، کیا گیس کی لوڈشیڈنگ ختم ہو جائیگی، کیا چینی سستی ہو جائیگی، آٹا سستا ہو جائے گا؟ دوسری Commodities سستی ہو جائیں گی؟ میرا جواب یہ ہے کہ نہیں۔ وہ اس لئے کہ چونکہ ان چیزوں کی قیمت کے تعین میں ہمارے صوبے کا کوئی کردار نہیں ہے، کوئی Say نہیں ہے، ان چیزوں کی قیمتیں کوئی اور متعین کرتا ہے تو ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ ہمیں اپنے ریسورسز بڑھانے چاہیئے، ہمیں اپنی ایگریکلچر پر توجہ دینی چاہیئے تاکہ ہم غلہ میں Self-sufficient ہو جائیں۔ ہمیں گیس اور تیل کی Exploration کرنی چاہیئے، ہمیں پانی سے بجلی پیدا کرنی چاہیئے جسے ہم مہنگی بیچیں اور اس طرح اپنے ریسورسز میں اضافہ کریں، تو جب ہم خوشحال ہوں گے تو لوگ بھی خوشحال ہوں گے اور اس طرح سے آرزانی آئے گی۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے پہلے بھی آپ سے کہا تھا کہ میں بہت مختصر سی تقریر کروں گا، آپ کے صبر کا امتحان نہیں لوں گا۔ آخر میں اگر میں چیف منسٹر صاحب اور ہمارے رفقاء جو دوسرے وزراء صاحبان ہیں، جنہوں نے بیس فیصد اپنی تنخواہ میں سے کاٹے ہیں، ان کو میں خراج تحسین پیش نہ کروں تو یہ زیادتی ہوگی۔ میں ان کے اس اقدام کو اچھی نظروں

سے دیکھتا ہوں اور یہ اقدام یقیناً مستحسن بھی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں مزید آپ کا وقت نہیں لینا چاہتا، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، آپ ہمیشہ مجھ پر مہربان رہے ہیں، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ پاکستان زندہ باد۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ شکریہ غنی داد خان۔

<u>جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل):</u> جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، لیاقت شباب صاحب، آپ بھی بجٹ پر بولنا چاہتے ہیں؟

<u>وزیر آبکاری و محاصل:</u> میں ایک اہم چیز 'کلیئر' کرنا چاہتا ہوں۔ ایک دو منٹ آپ کا لینا چاہتا ہوں، اگر مجھے اجازت ہو؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی لیاقت شباب صاحب، آنریبل منسٹر، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، پلیز۔ مائیک آن کریں ان کا۔

<u>وزیر آبکاری و محاصل:</u> تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، کل اس معزز ایوان میں ہمارے قابل احترام اپوزیشن لیڈر، جناب اکرم خان درانی صاحب نے ایک کمرے کا ذکر کیا تھا اور بقول ان کے اس کمرے پر ایک کروڑ چونسٹھ لاکھ روپے خرچہ آیا ہے تو اس چیز کی وضاحت میں ضروری سمجھتا ہوں کہ وہاں پر ورکس اینڈ سروسز والوں نے جو پی سی ون بنایا تھا، اس میں Administrative approval جو تھی، وہ ایک کروڑ ترسٹھ لاکھ Something تھی لیکن جو ورک اس میں شامل تھا، اس میں اسمبلی ہال کا Veranda تھا، لابی کی Main entrance تھی اور سی ایم صاحب کے چیمبر کی Maintenance تھی، Mass repair اور اس کی Steel reeling تھی، Re cushioning of sofa sets and furniture اور چیمبر کا منی ہال تھا جی۔ جس کمرے کی محترم اکرم درانی صاحب نے بات کی ہے اور اس پر ٹوٹل جو خرچہ آیا ہے جی، جو اب تک خرچ کیا گیا ہے، وہ تینتیس لاکھ چھیاسٹھ ہزار پچپن روپے ہے جی اور اس میں زیادہ ترجیح جو ہے، ٹائلز پر کچھ زیادہ خرچہ ہوا ہے، Otherwise جو ہے اس میں Furnishing اور Electrification اور ایئر کنڈیشنز کی Repair پر خرچہ ہوا ہے۔ جناب سپیکر، میری گزارش یہ ہے کہ آج کل ہمارا جو ماحول ہے، ہمارا جو معاشرہ ہے، اس میں اس قدر تیزی سے بگاڑ آرہی ہے کہ ہم ہر سنی سنائی بات کو بلا تحقیق بیان کرتے جارہے ہیں اور اس کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ آج کل ایس ایم ایس کا بہت دور چل رہا ہے، اگر معمولی ایک ایس ایم ایس آجاتا ہے تو ہم بلا تحقیق اسے آگے

بیسوں لوگوں کو بھیج دیتے ہیں، یہ تحقیق نہیں کرتے کہ جناب یہ بات سچی ہے یا غلط ؟یہی وجہ ہے کہ ہمارے معزز ایوان کے اپوزیشن لیڈر محترم جناب اکرم درانی صاحب بھی اسی پروپیگنڈے میں آئے ہوئے ہیں، تو میں معذرت کیساتھ ان سے کہتا ہوں کہ اگر ایسی کوئی بات ہے اور جو 'فگرز' میں نے دیئے ہیں، یہ In detail figures میں نے دیئے ہیں۔ تو ایسا کوئی کمرہ یہاں پر نہیں ہے جس پر ایک کروڑ چونسٹھ لاکھ روپے کا خرچہ آیا ہو۔ تو یہ صرف وضاحت کیلئے میں ضروری سمجھتا تھا کہ ہمارے محترم اور ہمارے معزز ایوان کو یہ Clarification ہو سکے اور انہوں نے تو مجھے کہا تھا، ہمارے محترم ہیں کہ یہ فگرز اگر غلط ہوئے تو میں اس ایوان میں معافی مانگ لوں گا لیکن وہ ہمارے بزرگ ہیں، ہم ان سے یہ ڈیمانڈ کبھی بھی نہیں کریں گے لیکن گزارش یہ ہے کہ کم از کم ایک بات کو تحقیق تک پہنچا کر پھر اس معزز ایوان میں بات کی جائے اس لئے کہ ہمارے میڈیا کے بھائی بھی بیٹھے ہوئے ہیں، الیکٹرانک میڈیا کے بھی اور یہ معزز ایوان بھی ہے، تو اس معزز ایوان اور میڈیا کو گمراہ کرنا کوئی مناسب بات نہیں ہے جی۔ تھینک یو جی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> کل تو آپ بول چکے ہیں جی۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> میں ایک بات اس پر کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> بجٹ پر، یہ بجٹ ہے، بجٹ پر اور کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ جناب عنایت اللہ خان جدون صاحب۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر:</u> بس، ان کی Clarification گورنمنٹ کی طرف سے آ گئی کہ ایک کروڑ پینسٹھ، چونسٹھ لاکھ نہیں، صرف تینتیس لاکھ پر منی ہال بنا ہے اور وہ بھی ایم پی ایز کیلئے روم ہے۔ جی، عنایت اللہ خان جدون صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ جناب سپیکر، میں آپ کا انتہائی مشکور وممنوں ہوں۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں آپ کو اپنی جماعت کی جانب سے اور اپنی جانب سے مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے دوبارہ

حلف لیا۔ علیزئی صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس معزز ایوان کے ممبر منتخب ہوئے اور ہمیں امید ہے کہ وہ بھی میجر صاحب کی طرح اپنے علاقے کی خدمت میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔ جناب سپیکر، الحمدللہ یہ اس حکومت کا تیسرا بجٹ ہے جس میں آپ اور ہم شریک ہو رہے ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اللہ کی قدرت سے اس اسمبلی میں ہمارے بہت سے ساتھی آج موجود نہیں ہیں، جو پہلے دن سے ہمارے ساتھ تھے اور اللہ تعالیٰ اپنا رحم اور فضل و کرم کرے کہ ہمارے ان دوستوں اور ساتھیوں کو لمبی زندگیاں دے اور اپنے حفظ و امان میں رکھے، آمین۔ جناب سپیکر، پہلے بجٹ میں اور دوسرے بجٹ میں بھی آپ کے سامنے جن تحفظات کا اظہار کیا گیا تھا اور کچھ گزارشات پیش کی تھیں، اس دفعہ پھر کچھ حد تک وہی باتیں ہوئیں، جو تحفظات ہمیں پہلے بھی تھے اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ شیرپاؤ صاحب نے ان پر بڑی تفصیل سے روشنی بھی ڈالی۔ جناب سپیکر، میں خود یہ سمجھتا ہوں کہ 'امبریلہ' بجٹ جو ہوتا ہے، وہ کچھ صحیح طریقہ کار نہیں ہے، ایک صوبے کی اکنامک سسٹم کو چلانے کیلئے۔ Need basis میں اگر بجٹ ہو تو مجھے یاد ہے کہ جب پہلا بجٹ آیا تھا تو اس میں حکومت نے یہ استدعا کی تھی کہ یہ پہلا بجٹ ہے۔ ہمیں آئے ہوئے چند ماہ، دن یا جو وقت گزرا ہے اور آئندہ سے یہ سسٹم نہیں اختیار کیا جائے گا اور Proper ایک Budgeting system ہوگا، اس پر عمل درآمد کیا جائے گا لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پچھلے سال بھی اور اس سال بھی وہی طریقہ کار پھر دوہرایا گیا ہے اور ایک دفعہ پھر ہمارے سامنے وہی Budgeting system ہے جس میں بہت سی چیزیں جو ہیں، وہ 'کلیئر' نہیں ہیں اور اپنے علاقے کے حقوق حاصل کرنے کیلئے ہمیں ایک بار پھر سارا سال چیف منسٹر صاحب کے کمرے کے، ان معزز وزراء کے، سیکرٹریز کے یا ان تمام لوگوں کے دفاتر کے چکر کاٹنے پڑیں گے جو میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ ایک ممبر صوبائی اسمبلی، جو علاقے کے لوگوں اور اپنے حلقے کے عوام کا نمائندہ ہوتا ہے اور وہ سارا دن اپنے ان حقوق کو حاصل کرنے کیلئے جو کہ Constitutionally ان کا حق ہے، اس کے علاقے کے لوگوں کا حق ہے کیونکہ وہ اس ملک کے باشندے ہیں، اس صوبے کے باشندے ہیں، تو وہ حاصل کرنے کیلئے اس کی تذلیل ہوتی ہے کہ وہ سارا دن چکر کاٹتا رہے، سارا سال چکر کاٹتا رہے اور اس میں بھی ایک 'ریس' لگی ہوئی ہوتی ہے کہ کون پہلے پہنچ جائے گا اور کون جا کر وہ چیز حاصل کرلے گا۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ طریقہ کار صحیح نہیں ہے اور Need basis budget ہونا چاہیئے۔ محترم منسٹر فنانس بھی یہاں پر موجود ہیں اور میں چاہوں گا کہ وہ اس پر ضرور غور کریں کیونکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کتاب جس وقت

چھپ جاتی ہے اور اس پر اتنا خرچہ ہو جاتا ہے تو اس کے بعد ہماری تقریروں سے اس میں کوئی تبدیلی آتی نہیں ہے لیکن آئندہ کیلئے اگر ایک Example set ہو جائے اور آئندہ کیلئے اس میں دوبارہ ایک 'چینج' لائی جائے اور Proper need basis پر بجٹ بنایا جائے تو میں اس کیلئے مشکور رہوں گا۔ جناب سپیکر، بجٹ کو بیلنس بجٹ قرار دیا گیا اور جناب، دیکھیں وزیر خزانہ صاحب نے اپنی تقریر میں بھی کہا اور کتابوں میں بھی یہی نظر آتا ہے کہ انہوں نے الفاظ کے ہیر پھیر سے بجٹ کو بیلنس تو کر دیا لیکن اس کا بہت سارا انحصار وفاق پر ہے اور وفاق کی اس رقم پر ہے جس کو وفاق نے دینے کا وعدہ کیا ہے لیکن میں پھر وہی بات محترم فنانس منسٹر صاحب کے سامنے رکھوں گا کہ پچھلے سال بھی میں نے یہ عرض کی تھی اور میری وہ بات حقیقت بھی ثابت ہوئی کہ وفاق کے کئے گئے وعدے عموماً وفاق وفا نہیں کرتا اور ہمیں جو کہا جاتا ہے وہ نہیں ملتا۔ جناب سپیکر، آخر میں یہ کہ ہمارا جو بجٹ ہے، وہ بیلنس بجٹ نہیں رہتا بلکہ خسارے کا بجٹ بن جاتا ہے۔ جناب سپیکر، میں اس میں گزارش کروں گا، میں نے پہلے بھی یہی ریکویسٹ کی تھی کہ وفاق کے اوپر Dependence کو کم سے کم کریں۔ ہمارے این ایف سی ایوارڈ، اٹھارویں ترمیم کے بعد ہمارے بجٹ کی فنانشل پوزیشن میں کافی ساری بہتری آئی اور پھر جو پیسہ 'ہائیڈل پاور' کی مد میں پچیس ارب روپے غالباً ہمیں ملے گا تو وہ بھی ایک سرپلس ہمارے پاس 'ایکسٹرا اماؤنٹ' آئی ہے تو اس Basis پر میری اپنی یہ گزارش ہے کہ وفاق پر Depend کم کریں۔ میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں کہ Demand need assessment کے چھیاسی بلین روپے درکار ہیں، وفاقی حکومت نے ابھی تک صرف دو بلین روپے اس کیلئے دیئے ہیں، دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اب جہاں پر چھیاسی بلین آپ کو درکار ہیں اور دو بلین مل رہے ہیں تو آپ کس طرح کہیں گے کہ باقی چیزوں میں اس طرح سے نہیں ہوگا اور ہمارا جو بجٹ ہے، یہ بیلنس رہے گا؟ یہ میں بالکل بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر زندگی رہی اور آئندہ سال ہم یہاں پر بیٹھے رہے تو اس وقت یہ بات ڈسکشن میں آئے گی کہ یہ بجٹ خسارے کا تھا۔ جناب سپیکر، ٹیکسز کی مد میں اس بجٹ کو ٹیکس فری بجٹ قرار دیا گیا اور جب یہ بات ہوئی تو میں خود بڑا Surprise ہوا اور سکندر شیرپاؤ صاحب کی بات کو Second کرتا ہوں کہ جب خود وزیر خزانہ فرماتے ہیں کہ ایک پرسنٹ اضافہ CVT میں ہو رہا ہے اور وفاق کی طرف سے اگر، چلیں وہ چیز آئی ہے یا جو بھی ہے، ایک پرسنٹ بہت بڑی اماؤنٹ ہوتی ہے۔ جناب سپیکر، تو یہ کس طرح سے ٹیکس فری بجٹ ہے؟ آیا یہ 'ایکسٹرا ٹیکسیشن' نہیں؟ اور پھر وہ 'ٹیکسز' جو اٹھارویں ترمیم کے بعد، جن کے محصولات ہمارے لئے سارے کے سارے پہلے وفاق لیتا تھا

اور اس میں سے کچھ Percentage ہمیں ملتا تھا،اب وہ سب کے سب ہمیں ملیں گے۔جناب سپیکر، میری اپنی گزارش یہ ہے کہ ان ٹیکسز کی Ratio اس طرح سے بنائی جائے کہ یہ جو 'ایکسٹرا اماؤنٹ' ہمیں مل رہی ہے وہ تو ملے لیکن جو پیسے وفاق لیتا تھا تو اس میں سے آدھے پیسوں کی 'ریلیف' عوام کو دی جائے اور آدھے پیسے صوبے کو، تاکہ اس میں سے عوام کے اوپر ٹیکسوں کا جو بوجھ ہے، وہ بھی کم ہو اور جناب سپیکر، ٹیکسوں کے حوالے سے میں وزیر خزانہ صاحب سے آپ کی وساطت سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ جس طرح ایبٹ آباد ہے اور ایبٹ آباد کے جو موجودہ حالات ہیں، ایبٹ آباد میں موجودہ حالات میں یا پچھلے چند ماہ میں جو کچھ وہاں پر ہوا ہے، تو اس وقت ایک معاشی بد حالی کے عالم میں ہے، معاشی طور پر وہاں کا بہت نقصان ہوا ہے۔جناب سپیکر، ہماری 'اکانومی' جو ہے، وہ Basically tourism based ہے ٹورسٹس وہاں پر آتے ہیں، ہوٹلوں میں رہتے ہیں، دکان پر جاتے ہیں، شاپنگ کرتے ہیں، گاڑی میں بیٹھتے ہیں، ٹیکسی Use کرتے ہیں، ہمارے Tourist spots پر جاتے ہیں، اخراجات کرتے ہیں تو اس سے ہماری 'اکانومی' Vibrant ہوتی ہے اور اس سے ہمارے لوگ روزگار پیدا کرتے ہیں اور تین چار مہینے، پانچ مہینے کماتے ہیں جس کی Base پر وہ پورا سال نکالتے ہیں۔جناب سپیکر، حالیہ افسوسناک واقعات جن میں اس صوبے کے اور ایبٹ آباد کے، میرے علاقے کے قیمتی لوگوں کی جانیں ضائع ہوئیں اور اس کے بعد وہاں پر جو حالات پیدا ہوئے اور جس قسم کے معاملات کھڑے کئے گئے اور جس قسم کا شور وغل بنا، جناب سپیکر! صوبے چوکوں، چوراہوں اور گلی کوچوں میں نہیں بنا کرتے۔(تالیاں) جناب سپیکر، صوبوں کیلئے اور اپنے حقوق کیلئے ایک جدوجہد سے گزرنا پڑتا ہے۔آج اگر آپ اور میں اس اسمبلی میں کھڑے ہیں، اس اسمبلی میں بیٹھے ہیں، بے شک میرا اس نام 'خیبر پختونخوا' کے ساتھ اتفاق نہ ہو، بے شک میں اس کو پسند نہیں کرتا ہوں، بے شک یہ میری 'چوائس' کا نام نہ ہو لیکن جناب سپیکر، میں اور آپ جمہوری لوگ ہیں، میں اور آپ نظریہ رکھنے والے لوگ ہیں۔جناب سپیکر، بے شک آپ کا اور میرا نظریہ مختلف ہو، جناب سپیکر، بے شک میرے ان دوستوں کا اور میرا نظریہ مختلف ہو لیکن میں آپ کی اور ان کی قدر کرتا ہوں کیونکہ یہ سوچ اور نظریہ رکھنے والے لوگ ہیں۔جناب سپیکر، یہ چوراہوں اور گلیوں پر جا کر شور مچانے والے لوگ نہیں ہیں، (تالیاں) یہ سوچ رکھنے والے لوگ ہیں۔جناب سپیکر، آج اگر یہ نام مجھے یا میرے کچھ دوستوں کو پسند نہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم جائیں اور آسمان زمین پر کر دیں اور زمین آسمان پر کر دیں اور اپنے ان لوگوں کی قیمتی جانوں کو ضائع کرتے پھریں۔جناب

سپیکر، یہ جو نام ہے، یہ جمہوری تقاضوں کو پورا کر کے حاصل کیا گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ میری اپنی سوچ یہ ہے کہ صوبہ ہزارہ کوئی کفر نہیں، صوبہ ہزارہ ہمارے لوگوں کا اگر ڈیمانڈ اور خواہش ہے تو اس کو حاصل کرنے کیلئے ہم کوشش کریں گے۔ جناب سپیکر، ان کے 'الیکٹڈ' نمائندے جن پر اعتماد کر کے انہوں نے 'الیکٹ' کر کے اس اسمبلی میں بھیجے ہیں، جو آج ان کی آواز اسمبلی میں اٹھا رہے ہیں۔ جناب سپیکر، ہم جمہوری اور آئینی طریقے سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ کوشش کریں گے کہ ہم اپنا یہ مؤقف حاصل کر سکیں۔ جس طرح کہ ہمارے اے این پی کے ساتھیوں نے اپنا مؤقف ساٹھ سال کی محنت کے بعد حاصل کیا (تالیاں) اور جناب سپیکر، میں یہاں پر یہ بھی کہتا چلوں کہ یہ تھوڑا سا میں پٹڑی سے اتر چکا ہوں لیکن میں واپس آؤں گا بجٹ پہ۔ جناب سپیکر، میں یہ بھی یہاں پر کہتا چلوں۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر، یہ ویسے بھی پٹڑی سے نیچے اتر گئے ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بجٹ کا ٹائم ختم ہے، بس اسی پر ایک منٹ بولیں اور بس۔

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون:</u> خیر ہے سر، کوئی بات نہیں ہے۔ آج تھوڑا سا دل بڑا کریں، ویسے بھی لوگ کم ہیں۔۔۔۔۔

(قہقہے)

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، آپ کو گلی، چوراہوں سے بچا رہا ہوں۔ یہ 'پراپر فورم' ہے، ادھر بالکل۔۔۔۔۔

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون:</u> ٹھیک ہے سر۔ جناب سپیکر، یہ بات بھی میں آج آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم دلیل کے ساتھ اپنی بات اور آواز کو اپنے ساتھیوں تک پہنچانے کی کوشش جاری و ساری رکھیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ جمہوری سسٹم کے تحت، ایک جمہوری طریقے سے اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مقاصد پاکستان مسلم لیگ (ن) اور اس کے قائد کی قیادت میں انشاء اللہ تعالیٰ حاصل ہوں گے۔ (تالیاں) یہ وہ لوگ ہیں جو کل لال مسجد کے خون کی ہولی کھیل کر یہاں تک پہنچے ہیں۔ جناب، یہ ان کی محنت سے کبھی بھی حاصل ہونے والا نہیں ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ (تالیاں) جناب سپیکر، میں واپس اپنی بجٹ تقریر پہ آتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ، شکریہ۔ بس۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں اور بڑے مؤدبانہ انداز میں بات کرنا چاہتی ہوں اور وہ یہ۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، کل بھی آپ نے ان کو سمجھایا کہ جب ایک ممبر تقریر کر رہا ہو تو اس وقت اس کو بات کرنے کا موقع دیا جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں جی، آپ بیٹھیں۔ جدون صاحب! بس مختصر کریں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: ملک میں خیبر پختونخوا کا جو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، بجٹ پر کوئی پوائنٹ رہتا ہے؟

جناب عنایت اللہ خان جدون: جی، جی میں کرتا ہوں۔ جناب والا، میں آ رہا ہوں اس کی طرف۔ جناب سپیکر، خیبر پختونخوا کا 'لٹریسی ریٹ' اس وقت پورے ملک میں سب سے کم ہے اور اس کو بہتر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس کیلئے جناب سپیکر، میری گزارش ہے کہ ہمارے سکولوں کا موجودہ انفراسٹرکچر یعنی جو سکولز، کالجز اور جو بھی ہمارے پاس چیزیں موجود ہیں، ان میں سیکنڈ شفٹ اور جہاں پر ضرورت ہو تو تھرڈ شفٹ کا اجراء بھی کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو ایجوکیشن مل سکے اور ہمارے پاس جو Facilities ہیں، ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔ جناب سپیکر، یہ میری گزارش ہے کہ اس پہ بھی تھوڑا غور کیا جائے اور ایک چیز جو پچھلے سال رہی، اس سے پچھلے سال بھی رہی اور اس دفعہ پھر، میں اس پہ ریکویسٹ کرنا چاہ رہا ہوں کہ اگر آپ نے ایجوکیشن کو Improve کرنا ہے، ہمارے پاس اس وقت سکولز یا کالجز بنانے کیلئے شہروں میں سب سے بڑا مسئلہ جو ہے وہ زمین کا ہے، ہمیں زمین مہیا نہیں ہوتی اور گورنمنٹ زمین خریدنے کیلئے فنڈز نہیں دیتی، جناب سپیکر، میری گزارش ہے کہ اس میں اس طرح کی قانون سازی کی جائے کہ جہاں کہیں بھی کوئی سرکاری زمین، کسی بھی محکمہ کی ہو تو جہاں بھی ایجوکیشن کی مد میں ضرورت پڑے تو اس فالتو سرکاری زمین کو ایجوکیشن کے استعمال کیلئے اجازت دی جائے، چاہے اس کیلئے کوئی سالانہ فیس رکھی جائے یا کچھ بھی رکھا جائے لیکن ایجوکیشن کے استعمال کیلئے اس کو اس کی اجازت دی جائے اور جناب سپیکر، میں اس میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ جس طرح سکولز، پرائمری سکولز، مڈل اور ہائی سکولز کیلئے بجٹ 'ایلوکیشن' ہوتی ہے اور پیسہ رکھا جاتا ہے، اگر کوئی ایم پی اے یہ Prove کر سکے کہ اس کے علاقے میں پرائمری سکول یا مڈل سکول کی ضرورت نہیں ہے، کئی اربن ایریاز ایسے ہیں جہاں پر Already بہت زیادہ سکولز ہیں تو جناب سپیکر، اس وقت 26، 27 لاکھ روپے میں ایک پرائمری سکول

بنتا ہے، کروڑ روپے سے زیادہ میں مڈل سکول غالباً بنتا ہے تو جناب سپیکر، اسے Divert کر کے اگر ایک کالج کوئی ایک ایم پی اے اپنے علاقے میں ان سکولوں کی جگہ بنانا چاہتا ہے تو اس کو اس چیز کی اجازت دی جائے تاکہ اس پیسے کو، فنڈ کو Properly utilize کیا جائے اور جس طرح میرا حلقہ ہے جناب سپیکر، وہ شہر پر مبنی ہے، وہاں پر Already میرے پاس پرائمری سطح پر کافی سکولز ہیں لیکن جو مجھے الاٹ ہوتے ہیں اور ہر سال اے ڈی پی کے جو سکولز ہوتے ہیں، میں ان کو Utilize کرنے کی کوشش کرتا ہوں تو اس کا وہ فائدہ نہیں ہو رہا جو کہ ہونا چاہیئے، ان کے اوپر کروڑوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر، میری حکومتی ارکان سے یہ گزارش ہے کہ اس چیز پہ غور کریں اور مہربانی فرما کر اس میں اس طرح کا 'ریڈ ٹیپزم' ختم کریں اور ایسا سسٹم کریں کہ جس میں ہمارے لئے بہتری ہو۔

<u>جناب سپیکر:</u> انشاء اللہ۔

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون:</u> جناب سپیکر، ہیلتھ کے حوالے سے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون:</u> جناب سپیکر، مجھے اگر تھوڑا وقت دے دیں، آج تو ویسے بھی ارکان کم ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> بہت بڑی لسٹ پڑی ہے جی۔ بس آپ کی طبیعت کے سارے۔۔۔۔

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون:</u> میں ایک منٹ لیتا ہوں جی، 'وائنڈ اپ' کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، ہیلتھ کے حوالے سے میں گزارش کرنا چاہوں گا اور میں مشکور ہوں کہ ایوب میڈیکل کمپلیکس کیلئے اس دفعہ کچھ پراجیکٹس رکھے گئے، اس کیلئے کچھ چیزیں گورنمنٹ نے دی ہیں۔ جناب سپیکر، میری اس میں ایک اور گزارش ہے کہ دو باتیں بڑی اہم ہیں اور اس میں ایک بات، میرے بٹگرام اور کوہستان کے جو ساتھی ہیں، میں ان کی بھی توجہ چاہوں گا۔ جناب سپیکر، ایوب میڈیکل کمپلیکس میں اس وقت سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ یہ Over burden ہے، اس کے اوپر بہت زیادہ بوجھ ہے۔ یہ ہمارے ہزارہ کی کچھ ساٹھ، ستر لاکھ کی آبادی کیلئے واحد ایک ہسپتال ہے۔ جناب سپیکر، میری یہ گزارش ہے کہ آپ صوبے کے اندر بھلے بہت سے ہسپتال بنائیں مجھے اس پہ کوئی اعتراض نہیں لیکن میری یہ گزارش ہے کہ جو Need basis پہ کام ہو تو وہ زیادہ بہتر ہے۔ پشاور یا یہاں پر بھی بنیں، میں اس کے خلاف نہیں ہوں لیکن یہاں پر ایک ہسپتال اگر آپ کو آدھے گھنٹے یا گھنٹے کی Facility پہ Available ہے اور وہاں پہ اربوں روپیہ آپ اور لگا کر ایک اور بنا رہے ہیں تو اس سے بہتر نہیں ہے کہ ہم بٹگرام یا کوہستان کے ایریا میں ایک بڑا میڈیکل کمپلیکس

بنائیں جس سے یہ ایوب میڈیکل کمپلیکس بھی بچ جائے گا اور وہاں کے لوگوں کو بھی سہولت حاصل ہو گی؟ جو لوگ آج دو ہزار، ہزار پندرہ سو، دو ڈھائی ہزار روپیہ، میرے بٹگرام اور کوہستان کے ساتھی اس پہ بہتر روشنی ڈالیں گے کہ دو ڈھائی ہزار روپیہ لگا کر، شانگلہ والے دوست بھی ہمارے سارے وہاں پر آتے ہیں، جناب سپیکر، اگر ایوب میڈیکل کمپلیکس کو آپ نے بچانا ہے، اس سے اگر صحیح فائدہ اٹھانا ہے تو پھر جناب سپیکر، آپ کو ہزارہ میں ایک میجر میڈیکل ہاسپٹل کی ضرورت ہے، وہ ہونا چاہیئے جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: اور جناب سپیکر، آخر میں میں گورنمنٹ کا اور بالخصوص وزیر اعلیٰ امیر حیدر ہوتی صاحب کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے ایبٹ آباد کی ایک میجر واٹر سپلائی سکیم 'Gravity Flow Scheme' کیلئے اس سال کے دوران حکومت نے حصہ ڈالنا ہے، باقی تو جائیکہ کی سکیم ہے، وہ پیسے بھی رکھ دیئے ہیں تو میں اس کیلئے ان کا مشکور ہوں اور میرے جوہری پور کے دوست اور ساتھی ہیں جن کے ذہن میں شاید یہ ہے کہ ہم کوئی ڈیم بنا کر ہری پور کا پانی سکھا رہے ہیں، کچھ اس قسم کے کام کر رہے ہیں تو ان کو بھی میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہم ہری پور کا پانی بالکل ختم نہیں کر رہے۔ یہ چھ انچ کی لائن ہے، پینے کا پانی ہم اپنے لئے استعمال کر رہے ہیں اور وہی لوگ ہیں جناب والا، جنہوں نے اس پروپیگنڈے کو اٹھایا ہے، جنہوں نے کل 12 مئی کو ہمارے غریب لوگوں کو مروایا تو انہوں نے یہ پانی کا پروپیگنڈا اٹھایا، انہوں نے ہی یہ سب کچھ کیا۔ میں حیران ہوں کہ آج وہ ہمارے دوستوں سے گلہ کرتے ہیں کہ جی، یہ قائد اعظم کی فوٹو پہ بھی گلہ کرتے ہیں، قائد اعظم کی تصویر پر بھی گلہ کرتے ہیں اور خود وہ وقت بھول گئے جب قائد اعظم کی ہمشیرہ صاحبہ، ہماری مادر ملت نے ان کے مقابلے میں الیکشن لڑا، ان کے پرکھوں نے ان کے مقابلے میں الیکشن لڑا اور دھاندلی کر کے، ڈھونگ رچا کر الیکشن میں کامیاب ہوئے اور بندوق کی نوک پر گیارہ سال تک اس ملک پر حکومت کی۔ آج وہ ہمارے صوبے بھی بنا رہے ہیں جناب والا اور آج وہ ہمیں ہمارے حقوق دلانے کی بات بھی کر رہے ہیں اور آج وہ ہم سے ہمارا پینے کا پانی بھی چھین رہے ہیں۔ میں آپ کا انتہائی مشکور و ممنون ہوں جناب والا۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ شگفتہ ملک بی بی، شگفتہ ملک صاحبہ۔ لیڈیز میں سے ابھی تک کوئی نہیں بولی جی، آپ نہیں بولنا چاہتیں۔

محترمہ شگفتہ: زما خو دا خیال وو جی چہ سبا بہ زہ ھغہ او کړمہ کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر آپ Skip کرنا چاہتی ہیں، اگر آپ نہیں بولنا چاہتیں تو آپ۔۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ: نه، نه جی، اوس خو به پرے خبره کوم جی۔ ډیره مننه سپیکر صاحب چه تاسو موقع راکړه۔ چونکه هغسے تیارے خو نه دے د بجټ حوالے سره، د ټولو نه اول خو زه، د صوبه خیبر پختونخوا اولنے بجټ چونکه په اسمبلئ کښے پیش شوے دے نو ټول هاؤس ته زه په دے باندے مبارکباد پیش کوم۔ سپیکر صاحب، څنګه چه تاسو ټولو ته معلومه ده چه په موجوده حالاتو کښے داسے بجټ پیش کول زما په خیال یو عوام دوست او یو غریب دوست بجټ ورته وئیلے شو، د دے نه زیات ښه بجټ نه شو پیش کیدے۔د دے نه علاوه چه دا کوم بجټ پیش شو نو په موجوده حالاتو کښے د ټولو نه ښه خبره دا ده چه په دیکښے د تعلیم د پاره کومے پیسے ایښودے شوے دی نو دا د موجوده حکومت یوه ډیره غټه کامیابی ده ځکه چه په وړومبی ځل د ټوټل اے ډی پی 11.4 پرسنټ پیسے ایښودے شوے دی۔ په دے مد کښے زه صرف دا خبره کول غواړم چه د تعلیم حوالے سره چونکه زمونږه دا صوبه وروستو پاتے شوے ده او په دیکښے مونږ ته ډیر کافی مسائل درپیش دی نو په دیکښے د ټولو نه اول به زه دا ریکویسټ کوم چه موجوده حکومت له پکار دی چه په دیکښے د تعلیم حوالے سره چه څومره سرکاری سکولونه او کالجونه دی، په هغے کښے د کمپیوټر آپریټرز اور لیب اټنډنټس کوم پوسټونه دی، په هغے کښے اکثر مونږ کتلے دی چه د جینکو په سکولونو او کالجونه کښے سړو له پوسټونه ورکړلے شوے دی، په هغے کښے اکثر ټیچرز چه دی نو هغه زیات Complaints کوی، نو پکار دا ده چه په دغه سرکاری سکولونو او کالجونو کښے د هغه کوالیفائیډ جینکئ، تعلیم یافته جینکئ چه کوم دی نو د هغوی د پاره خو به یو پوسټونه Create شی او یو دا چه داسے قسمه پرابلمز په سکولونو کښے راځی نو پکار ده چه فیمیل لیب اټینډنټ او فیمیل کمپیوټر آپریټر پوسټونو چه دی، دا د د فیمیل د پاره اوشی۔ د دے نه علاوه په تعلیم کښے چه کوم نور داسے Activities دی نو پکار ده چه په هغے کښے د پر مختګ د پاره مونږه کار اوکړے شو او زما په خیال دا هم د حکومت یوه غټه کامیابی ده او مونږه کوشش دا کړے دے چه زیات نه زیات سکولز او کالجز جوړ کړے شی۔ زمونږه په دے صوبه کښے چه پرائیویټ کوم سکولونه دی

نو په هغے کښے پکار ده چه مونږه د پرائیویټ سکولز او کالجز دغه خلق زیات نه زیات سپورټ کړو چه هغوی راشی او په دے صوبه کښے Investment اوکړی۔ د دے سره به دا وی چه زمونږه صوبه چه کوم پرائیویټ سکولز او کالجز د پاره خلق راځی او هغوی ته Incentive ملاؤ شی نو دے سره به دغه خلق Encourage شی او بل دا ده چه د جینکو چه کوم تعلیم دے ، چونکه مونږ خلق زیات تر وروستو پاتے شوے یو نو دغه خلق به Encourage شی او زمونږ د سټوډنټس تعلیمی معیار به زیات ښه شی۔'باچا خان خپل روزګار سکیم' چه دے ، دا د موجوده حکومت یو ډیره غټه کامیابی ده او په دیکښے هم زۀ دے حوالے سره خبره کوم چه دیکښے 30پرسنټ د ښځو د پاره ایښودے شوے دی چه کوم بلا سود قرضے به ورکړے کیږی او په هغے کښے 30 پرسنټ د دے صوبے چه کوم زمونږه محرومه طبقه ورته وئیلے شی، د ښځو د پاره ایښودے شوے دی خو دیکښے مے دا خواست دے ، پکار دا ده سپیکر صاحب، چه دوئ په دیکښے د پچیس هزار نه د ایک لاکھ روپئ پورے وئیلے دی نو که دا مونږه د Fifty thousand نه درے لکھه روپو پورے کړو نو دا به ډیر ښه وی ځکه چه په موجوده وخت کښے په پچیس هزار باندے هیڅ هم نه کیږی، نو پکار ده چه دا د پنځوس زرو نه مونږه درے لکھه کړو نو دا به یو ډیر ښه هغه وی جی۔ د دے نه علاوه زمونږه'باچا خان غربت مکاؤ پروګرام' چه کوم Already شروع شوے دے ، په هغے کښے تقریباً څلور ضلعو کښے دا پروګرام روان دے نو پکار دا ده چه دا د Extend کړے شی او پوره صوبه کښے چه څومره Possible کیدے شی نو دا پروګرام د نورو ضلعو کښے هم شروع شی ځکه چه دا یو ډیر ښه او کامیاب پروګرام دے او دیکښے مختلف Activates دی چه کوم کښے زمونږه د زمیندار ورونړو د پاره کوم Facilities ایښودلے شوے دی، د روزګار چه کوم مواقع دی نو دا هم یو ډیر ښه هغه دے خو پکار ده چه دا په پوره، نورو ضلعو کښے هم دا Extend کړے شی۔ د صحت حوالے سره چونکه زمونږه په دے صوبه کښے دوئ Already 'بے نظیر هیلتھ سپورټ پروګرام' شروع کړے دے ، زما په خیال دا یو ډیر ښه پروګرام دے ځکه چه په دے صوبه کښے که مونږه اوګورو نو زیات تر زمونږه خلق چه کوم غریب خلق دی نو هغوی چه مونږ له راځی نو هغوی ته

هیپټائټس سی بیماری وی او په دیکښې زیات تر سپیکر صاحب زنانه متاثره دی او دومره په ګنړ شمیر کښې خلق راځی، چونکه د دې علاج دومره زیات Expensive دې چه هغه عام خلق نه شی Afford کولې نو دا یو ډیر ښه پروګرام دې خو په دیکښې به مې ریکویسټ دا وی چه کله دوئ دا علاج کوی نو په دیکښې زمونږ دا 'تنظیم اللسائل و المحروم' اداره ده او دوئ دا علاج کوی خو په دیکښې دوئ اکثر دې خلقو ته وائی چه تاسو اول ټسټ اوکړئ بیا تاسو راشئ نو هغه ټسټ سپیکر صاحب، دومره Expensive وی چه هغه خلق د هغه ټسټ د وجې نه بیا دوباره دوئ له نه راځی نو پکار ده چه دغه ټسټ د پاره یو داسې Limit کیښودې شی چه دوئ پکښې څه نه څه دوئ سره څه help 50پرسنټ کولې شی نو دغه به ډیر ښه وی، ځکه چه علاج خو هله شروع کیږی چه کله هغوی ټسټ اوکړی او هغه ټسټ زیات تر زمونږه زنانه نه شی Efforts کولې او بل زمونږ په دې صوبه کښې د ښځو د پاره د ګائنی Facilities هغه شان نشته چه کوم پکار دی ځکه چه اکثر په کلو کښې که مونږ اوګورو، زمونږه وروستو پاتې علاقې چه کوم دی نو هغې کښې چه داسې قسمه'ډیلیوری کیسز' راځی نو په هغې کښې زمونږ دا کوم'مډ وائف' چه ورته وائی نو هغه زنانه چونکه دومره Aware نه وی، دوئ دومره'ټرینډ' نه وی نو دې سره اکثر زمونږه دا ماشومان چه کوم پیدا کیږی یا چه د هغوی کومې مئیندې وی نو د هغوی شرح اموات ډیر زیات دې، نو پکار ده چه د دې د پاره مونږه څه داسې قسمه اقدامات اوکړې شو چه زمونږ څومره داسې قسم پرابلمز راځی نو د هغې د پاره کم از کم زمونږ په آر ایچ سیز کښې یوګائنا کالوجسټ، پکار ده چه مونږه داسې پوسټونه Create کړو او په هغې کښې یوګائنا کالوجسټ وی نو د هغې سره به زمونږه دغه Concept، دا'مډ وائف' والا Concept به ختم شی۔ د دې نه علاوه زمونږه په سوشل ویلفیئر کښې، چونکه دا زمونږه د فیمیل ډیر ډیمانډ وو او په دیکښې ډیر زیات Activates دی نو هغې کښې داGRAP چه کوم ایښودلې شوې دې نو دا (GRAP (Gender Reforms Action Planهم د ستائنې وړ دې۔ چونکه دا زمونږه د ډیر وخت نه مطالبه وه، دې ځل په بجټ کښې دا هم شامله شوې ده نو دا ډیره د خوشحالئ خبره ده او انشاءاللہ راتلونکی وخت

کښے به زنانو سره ترلے چه کومے مسئلے مونږ ته راپیښے دی نو انشاءالله هیله لرو چه هغه به مونږه کافی حده پورے دیکښے حل کړے شو۔ د دے نه علاوه په سوشل ویلفیئر کښے یو هیلپ لائن دوئ کهلاؤ کړے دے چه هغه په مردان، صوابئ او پښور کښے شروع شوے دے نو پکار دا ده چه دغه خو پوره ضلع کښے پکار دے، ځکه چه دیکښے د ماشومانو د 'پروټیکشن' د پاره ډیر Activities به شروع کیږی نو د دے د پاره به هم دا ریکویسټ وی چه د سوشل ویلفیئر ډیپارټمنټ دا هیلپ لائن د نورو ضلعو ته هم Extend کړی نو دا به ډیر ښه وی۔ ستاسو چونکه ټائم ډیر Limited دے نو زه به خپلے خبرے، چونکه ما هغسے تیاری نه وه کړے خو ستاسو شکریه ادا کوم چه تاسو ما له موقع راکړه او زه په دے باندے بیا خپل حکومت ته او د اپوزیشن ورونړو ته هم مبارکباد ورکوم چه دا د ټولو سیاسی گوندونو دومره هلے ځلے وے چه زمونږه موجوده حکومت دومره کامیاب بجټ پیش کړو۔ دا یو عوام دوست او دے ته غریب دوست بجټ وئیلے شو، نو زما په خیال په دے باندے دا د ټولو د پاره د خوشحالئ خبره ده او د ټولو غټ Contribution دے۔ ډیره مننه۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریه جی۔ دا دے هم ښه خبرے اوکړے۔ مفتی سید جانان صاحب۔

<u>مفتی سید جانان:</u> **الحمد الله رب العالمین و صلواة و سلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین۔** جناب سپیکر صاحب، د وخت راکولو زه مشکور یم۔ اول بجټ کښے ما یوه خبره کړے وه، هغه خبره به زهٔ بیا 'مارک' کوم۔ بجټ جی لوے بحث دے، که ورځ بحث وربانده اوشی خو د دے احاطه نه کیږی خو صرف مختصراً زهٔ دومره عرض کول غواړم جی چه دا بجټ د ضروریاتو په بنیاد تقسیمول پکار دی۔ دا دریم بجټ دے او د دے اسمبلئ کښے مونږ تاسو په شریکه باندے ناست یو خو دے بجټ کښے ځنے خلق، ځنے اضلاع او ځنے اطراف ته زیات سهولتونه ورکولے کیږی۔ که هلته محلے کښے اوبه موجود دی جی نو هلته دا کوشش کیږی چه د هغه کور ته اورسیږی۔ که هغه کور کښے موجود دی جی، هلته دا کوشش کیږی چه د هغه هرے کمرے کښے د ننه بمبه اولگوی خو سپیکر صاحب، دے صوبه کښے داسے بدبخت خلق هم شته، داسے بدبخته علاقے هم شته چه هلته زمونږه خوئیندے او زمونږ مئیندے لرے لرے علاقو نه، مطلب دا دے

خرګاړے نیولے وی او په هغے باندے اوبه راوړی۔ جناب سپیکر صاحب، دا سے علاقے هم شته چه هلته د کور نه یو یو کس د دے د پاره اوښکلے شوے دے چه هغه به په خرو او په اوښ باندے د هغے څائے نه اوبه راوړی او دے به د کور ضروریات پوره کوی خو جناب سپیکر صاحب، دریم بجټ دے، دغه بجټ کښے صرف یو څو اضلاع داسے دی چه هغه نوازولے کیږی، هغے ته بجټ کښے حصه ورکولے کیږی۔ ما مخکښے اول بجټ کښے یوه خبره کړے وه چه زمونږه د علاقے یو غریب سړے راغلے وو او دلته ئے تپوس کړے وو چه دا بنګله د چا ده؟ هغه ورته اووئیل چه دا د فلانی حاجی صاحب ده، بیا د بلے بنګلے تپوس ئے کړے وو چه دا د چا ده؟ ورته اووئیل چه د فلانی حاجی صاحب ده۔ د اوړو د مل تپوس ئے کړے وو چه دا د چا دے؟ ورته ئے اووئیل چه دا د هغه حاجی صاحب دے، هغه اووئیل چه کاش چه زه د دغه حاجی صاحب ځوئے وے چه د غریب سړی ځوئے نه وے نو زما به هم دا بنګلے وے جی۔ د بجټ کاپی چه د کومے ورځے نه ما ته ملاؤ وه، زه مسلسل ګورم چه د جنګ زده او د غم ځپلے هنګو ذکر به ورکښے چرته راغلے وی خو چه کومه محکمه زه ګورمه، هغے کښے د هنګو ذکر نشته جی۔ زه به د مثال په طور باندے د سکولونو ذکر تاسو ته اوکړم چه زمونږ منسټر صاحب وئیل چه "*ہمارے منشور میں تعلیم سر فہرست ہے کیونکہ اس کے بغیر انسانی اور معاشرتی ترقی کا تصور ممکن نہیں*" خو تیر بجټ کښے ټوټل 43 منصوبے وے جی، 43 کښے 13 د پشاور، 21 د خیبر پختونخوا په سطح باندے، دوه د چارسدے، بونیر، مردان، لکی مروت، نوشهره، دیر (اپر)۔ هم دغه شان د کالجونو ذکر که زه تاسو ته اوکړم، هنګو کښے جی یو کالج دے، هغه کله د شیعه او سنی جهګړه وی، کله د فوج کانوائی ځی، کله یوه مسئله وی او کله بله مسئله وی، تیر شوے بجټ کښے 18 منصوبے وے جی، پینځه د پښور، یوه د کوهستان، دیر (لوئر) او د صوبے په سطح باندے وے، هغے کښے جی زمونږ ضلع لکه څنګه چه مخکښے محرومه وه هم دغه شان محرومه ساتلے شوے ده۔ زه به جی تاسو ته دا ګزارش اوکړم چه صحت د هر انسان بنیادی او ضروری حق دے خو په تیر شوے بجټ کښے مونږ څنګه پاتے شوے وو هم دغه بجټ کښے هم داسے پاتے یو۔ مونږه دا نه وایو، مونږ د چا خلاف نه یو، د یو ضلعے خلاف نه یو

خو اوس ما درته اووئیل چه ځنے داسے وی چه دلته یو هسپتال وی، شیر پاؤ کښے هسپتال وی، هر ځائے کښے هسپتال وی، کور کور کښے د جوړ شی، داسے علاقے شته جی چه هلته د صوبے غریبو عوامو ته د دوا او د ډاکټر سهولیات موجود نه دی خو په دغه بجټ کښے صوبائی سطع باندے چونتیس منصوبے دی۔ په چونتیس کښے چهبیس د پشاور، تین د چارسدے، آټھ مردان، دو ایبټ آباد، ډی آئی خان، بنوں، مانسهره، سوات او هنگو ورکښے نشته جی۔ هم دغه شان جی روډونه، پښور کښے جی گورو، یو روډ نن جوړ شی، یو حکومت راشی مطلب دا دے چه مینځ نه یو سائډ اوباسی، بل حکومت راشی هغه ورکښے دغه اولگوی خو داسے علاقے اوس هم شته جی چه د هغوو خلق ښناریو ته رارسیږی، د هغوی کپړے، د هغوی بدن د کتلو نه وی، هغه خلق د پیژنگلو نه وتلے وی، نو دا به زما تاسو ته گزارش وی چه که کله هم بجټ پیش کیږی، دا نن یو حکومت راغلے دے، دا به نن وی سبا به د بل چا حکومت وی، بله ورځ به د بل چا حکومت وی خو کله هم چه بجټ تقسیمیږی نو زما به دا تجویز وی چه د سیاست، طرفدارئ، د نظریے او اختلافاتو نه بالاتر د صوبے د اوسیدنکو په سطع باندے چه دا بجټ تقسیمیږی نو د ټولو خلقو او د هر سړی د محرومئ ازاله به کیږی او هغوی به د محرومئ شکار کیږی نه۔ پندره نمبر باندے د خزانے منسټرصاحب لیکلے دی چه د 10-2009 اکانوے منصوبے دی چه د دے د پاره ئے 6.1 بلین روپئ مختص کړے دی۔ اوس جی د دغه کال بجټ بتیس منصوبے دی، د دے د پاره بیانوے بلین روپئ مختص شوے دی خو زه په دے باندے نه پوهیږم جی چه د اکانوے منصوبو د پاره خو 6.1 بلین روپئ مختص شوے او بیا جی د ابتیس منصوبو د پاره، بیانوے منصوبو د پاره مطلب دے دا 10.2 بلین روپئ مختص دی نو دا به جی څنگه دے سره پوره کیږی؟ بلکه د دے دا فرق به ځی ځی، دا به دے حد ته رسیږی چه دا کومے جاری منصوبے دی نو دا به په دے باندے پوره کیږی او نورے منصوبے به ټولے پاتے وی جی۔ نو بیا به مو دوئ ته یو ځل بیا گزارش وی چه د هغه اضلاع هم ورکښے خیال ساتو چه د هغے په سطح باندے مونږ نن پیسے گټو جی۔ د هغه ضلعو هم خیال ساتئ چه د هغے ضلعو بچی نن د تعلیم نه محروم دی۔ دوه کاله اوشو چه زمونږ تعلیمی ادارے

بندے دی او بار بار مو تاسو ته وئیلی دی او چه دا نن ځومره روپئ مونږ ته راځی، دا د هغه بچو په وجه باندے راځی، دا د هغه غم ځپلو خلقو په وجه باندے راځی خو افسوس صد افسوس هغه ضلعے، هغه خلق، هغه عوام محرومه ساتلے شوے دی جی۔ بل جی د'باچا خان روزګار سکیم' کم از کم دیکښے د هنګو ذکر پکار وو جی، دیکښے د هنګو د خلقو د غربت ازاله پکار ده، دیکښے جی صرف درے ضلعے ساتلے شوے دی، بټګرام، کرک او مردان جی۔ زه خو دا وایم چه د ټولو نه زیات مستحق د دے هغه خلق دی چه هغه مسلسل جنګ کښے وی، نو اخر کښے به بیا تاسو ته دا ګزارش وی چه دغه خلق احساس محرومئ ته مه پریږدئ، په دوئ باندے نظر کرم کوئ۔ وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: شکریہ مفتی صاحب۔ جناب کشور کمار صاحب۔ کشور کمار صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب کشور کمار: (ہندی) جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے اس معزز ایوان میں 11-2010 کے بجٹ پہ بحث کرنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر، میں معذرت کیساتھ عرض کرونگا اور توجہ بھی چاہونگا کہ اس معزز ایوان میں ہم صرف تین ایم پی ایز ہیں جو کہ مینارٹی سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ہم تینوں کیساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ وہ کیسے، اب یہ آپ سوچ رہے ہونگے؟ وہ اس لئے جناب سپیکر، کہ 2008ء کے الیکشن کے بعد چار اسمبلیاں وجود میں آئیں: صوبہ سندھ، صوبہ بلوچستان، صوبہ پنجاب اور ہمارے خیبر پختونخوا لیکن ہوا یوں کہ سندھ اسمبلی میں بھی دو منسٹرز اقلیت سے لئے گئے ہیں، پنجاب اسمبلی میں بھی دو منسٹرز اقلیت سے لئے گئے ہیں اور خیر سے بلوچستان اسمبلی کے تین مینارٹی کے ممبرز ہیں اور تینوں ہی منسٹرز ہیں، بدقسمتی سے ہمارے اس خیبر پختونخوا اسمبلی میں بھی تین مینارٹی کے ایم پی ایز ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ وزرا صاحبان! ذرا ان کی بات سنیں، آپ کو ایک سیٹ خالی کرنے کو وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ ایک سیٹ ان کو دے دیں۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب کشور کمار: اور مجھے امید ہے کہ پورا ایوان میری حمایت بھی اس بات پر کریگا۔ جناب سپیکر، یہ 124 کی اسمبلی ہے۔ اس ایوان میں خواتین بھی Reserve seats رکھتی ہیں اور مینارٹی بھی Reserve

seats رکھتی ہے۔ خواتین کو پیسہ دیا گیا ہے لیکن یبنارٹی کو اس لائق سمجھا ہی نہیں گیا کہ کچھ (تالیاں) صد افسوس کیساتھ کہنا پڑ رہا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی مل جائے گا۔ بجٹ پر آ جائیں، بجٹ پہ کیا چاہ رہے ہیں؟

جناب کشور کمار: جناب سپیکر، میں بجٹ میں اپنے لئے نہیں کہہ رہا لیکن میرے دوست بھائی بیٹھے ہیں، پرنس جاوید، جن کا تعلق پیپلز پارٹی سے ہے۔ جناب آصف بھٹی صاحب کا تعلق اے این پی سے ہے۔۔۔۔۔

Syed Muhammad Sabir Shah: Point of order!

جناب سپیکر: جی۔

سید محمد صابر شاہ: انہوں نے خواتین کی بات کی کہ وہ اقلیت سے ہیں تو ان کی پوزیشن اور خواتین کی پوزیشن میں فرق ہے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ایک تو ریکارڈ کو درست کرنا چاہیئے دوسرا اس بات کو Expunge کیا جائے جی کیونکہ۔۔۔۔۔

جناب کشور کمار: سر! میں نے یہ نہیں کہا، میں نے تو صرف یہ کہا، یبنارٹی اور Reserve seat کا بولا ہے۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ وہ اقلیت سے ہیں، وہ 'میجارٹی' سے ہیں لیکن Reserve seat پہ ہیں تو میں اس بات کی درستگی کیلئے یہ کہتا ہوں کہ میں نے یہ نہیں بولا۔

جناب سپیکر: چلو بجٹ پر آ جائیں۔

جناب کشور کمار: سر، اس کے بعد بجٹ پر ہی آ رہا ہوں۔ سر، منسٹری تو دور کی بات ہے، ہمیں تو سٹینڈنگ کمیٹی کی چیئرمین شپ تک نہیں دی گئی۔ یہ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے، ڈھائی سال ہو رہا ہے جی۔ میں پھر بھی یہ کہتا ہوں کہ مجھے سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئرمین مت بنائیں لیکن کم از کم یبنارٹی آفیئرز کے نام سے سٹینڈنگ کمیٹی بنائی جائے اور اس کی چیئرمین شپ ہمیں دی جائے۔ یہ تو ہمارا حق ہے، آپ کے ہاتھ میں ہے (تالیاں) اور جناب سپیکر، مجھے پھر افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہماری سٹینڈنگ کمیٹی کے جناب، میرے معزز رکن ہیں، میرے بھائی ہیں سید رحیم صاحب پورے سال میں ایک بھی میٹنگ ہماری نہیں ہوئی، ہم تو اپنے چیئرمین کا نام بھی بھول گئے تھے کہ ہماری سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئرمین کون ہیں؟ یہ حالت ہے اور ہمارے مسئلے مسائل اتنے ہوتے ہیں کہ ہمیں پتہ ہے کیونکہ ہمارا حلقہ پورا صوبہ خیبر پختونخوا ہے اور اس لئے ہمیں اپنے مسائل حل کرنے کیلئے کسی فورم کی ضرورت ہوتی ہے تو ہمارے پاس میٹنگ کال کرنے کیلئے کوئی پلیٹ فارم ہوتا ہی نہیں ہے۔ کم از کم ہماری یہ اپنی یبنارٹی کی جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے، اس

کی چیئر مین شپ ہو یا جو بھی ہو تو فوری طور پر ہم اس کی میٹنگ کال کر کے اپنے مسائل حل کرنے کی کوشش کرینگے جناب سپیکر۔

(شور)

جناب کشور کمار: میں اپنا نہیں کہتا ہوں، وہ بھی میرے بھائی ہیں، وہ بھی میں ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی ابھی۔۔۔۔۔

جناب کشور کمار: جناب سپیکر، میں بجٹ کی طرف آرہا ہوں۔

جناب سپیکر: اگر آپ بجٹ پر نہیں آتے تو۔۔۔۔۔

جناب کشور کمار: میں ابھی بجٹ کی طرف ہی آرہا ہوں۔ جناب سپیکر، یہ ہمارے ساتھ زیادتی تھی، یہ فورم ہمارا ہے، ہم اسی پر بیان کرینگے اور کہاں جائیں گے؟ جناب سپیکر، اب میں بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ صفحہ نمبر 21 پہ ذرا ملاحظہ کریں کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 11-2010 کا تخمینہ 69.3 بلین روپے ہے۔ جناب سپیکر، میں آپ سے اور جناب منسٹر صاحب سے یہ پوچھتا ہوں کہ ترقیاتی فنڈ 69.3 رکھا گیا ہے، میں آپ سے کوئسچن کرتا ہوں کہ ہمارے صوبے میں ینارٹی کتنی Percentage ہے؟ چلو مان لیا ہم ایک پرسنٹ ہیں، تو کتنا ہمارا شیئر بنتا ہے؟ 69 کروڑ۔ Right، ہمیں کتنا دیا گیا ہے؟ وہ آگے جا کر میں بیان کرتا ہوں۔ چلو مان لیا 'ون پرسنٹ' بھی ہم نہیں ہیں مگر جو نوٹیفیکیشن ہوا ہے تو تمام صوبوں نے Five percent ہمارا کوٹہ بحال کیا ہے لیکن ہماری اسمبلی نے پانچ ملین رکھا ہے۔ چلو مان لیا آپ کے بقول ہم پانچ ملین ہی صحیح لیکن پھر بھی تو 30 بنتا ہے 34، اس حساب سے بھی ہمیں دیا جاتا لیکن ہمیں جو دیا گیا ہے وہ آگے آپ کو بیان کرونگا۔ جناب سپیکر، اقلیت کیلئے اس بجٹ میں 78 ملین روپے رکھے گئے ہیں اور نام اقلیت کا Use کیا گیا ہے لیکن اس میں، میں آپ کی توجہ منسٹر صاحب، فنانس منسٹر صاحب! میں چاہونگا، اس میں 78 ملین اقلیت کیلئے ہیں لیکن جب آپ یہ بجٹ بک اٹھا کر دیکھیں گے تو اس میں مدارس کا بھی فنڈ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: فنانس منسٹر صاحب! میرے معزز رکن کی بات پر ذرا توجہ دے دیں جی۔

جناب کشور کمار: اس 78 ملین میں تو ینارٹی کا نام لیا گیا ہے لیکن میں اس میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ 78 ملین میں صرف ینارٹی نہیں ہے، یہاں پر مدارس کیلئے بھی رقم رکھی گئی ہے، وہ ملا کر 78 ملین بن

رہے ہیں۔ اگر ہم اس صوبے کی آبادی کا پانچ ملین ہیں تو پھر تو ہمارا تقریباً، میرا خیال ہے کہ ہمیں دو ڈھائی کروڑ پر ٹرخایا جارہا ہے جو صد افسوس کی بات ہے۔ دوسری، صفحہ 12 پر آتے ہیں، اس میں لکھا گیا ہے 30 نمبر پر فخر افغان خدائی خدمت گار تحریک کے بانی اور امن و آشتی کے علمبر دار جناب خان عبدالغفور خان کو خراج عقیدت پیش کرنے

آواز: عبدالغفار خان

جناب کشور کمار: 'سوری' خان عبدالغفار خان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ حکومت 'باچا خان خپل روزگار سکیم' کے نام سے ایک بلین روپے کا پروگرام دے رہے ہیں۔ اس میں جناب سپیکر، پھر میں وہی بات کرتا ہوں کہ خواتین کیلئے تیس پرسنٹ رکھا بھی ہے لیکن کیا میری بینارٹی اس کی لائق نہیں تھی؟ (تالیاں) ہم بھی تو اسی ملک کے شہری ہیں، اسی صوبے کے شہری ہیں، ہمارے ساتھ یہ زیادتی کیوں؟ اور میں جناب فنانس منسٹر! آپ سے پوری بینارٹی کی طرف سے اپیل کرتا ہوں کہ اس کی درستگی کی جائے اور اس میں پانچ پرسنٹ ہمارا بھی حصہ رکھا جائے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں ان سے یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ بار بار خواتین کو اپنے ساتھ نہ ملائیں۔۔۔۔۔

(قہقہے / شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہم الگ Reserve seats سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ اقلیت۔۔۔۔۔

(شور)

جناب کشور کمار: میں آپ کے حقوق کیلئے بات کر رہا ہوں، آپ تینتیس پرسنٹ ہیں، یہ تیس کم ہے اور آپ کو بھی تینتیس ہونا چاہیئے، یہ تیس بھی کم ہے آپ کیلئے۔ میں اپنے حقوق کی بات کر رہا ہوں، جہاں پر سب کیلئے سوچا جاتا ہے تو ہمارے لئے کیوں نہیں سوچا جاتا؟

(قطع کلامی)

جناب کشور کمار: ٹھیک ہے سر۔ جناب سپیکر، جہاں تک میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ باچا خان صاحب اقلیتوں کے بہت بڑے ہمدرد تھے اور مانتے ہیں ہم بھی، ہمارے بزرگ ہیں، ہم بھی ان کی عزت کرتے ہیں۔ آج اقلیتوں کیساتھ زیادتی کرکے کیا ان کی روح کے ساتھ زیادتی نہیں کی جا رہی؟

(تالیاں)   میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی روح کیساتھ زیادتی کی جارہی ہے اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ ہمارے ساتھ آپ ہماری اپیل پر غور کریں اور یہ جو روزگار سکیم ہے، اس میں اقلیت کو بھی شامل کریں کیونکہ اقلیت بھی باچاخان کے پیروکار ہیں صرف آپ نہیں ہیں۔ ہم بھی ان کی عزت کرتے ہیں، ہمارے بزرگ ہیں اور اس میں سے ہمیں بھی پانچ پرسنٹ دیا جائے۔ سر، صفحہ 25 پر آتے ہیں، 54 نمبر ہے "صوبائی حکومت آئین پاکستان کی روشنی میں اقلیتوں کے حقوق کیلئے ترقی کے کئی اقدامات کرے گی تاکہ ملک کی ترقی میں فعال و موثر کردار ادا کر سکے"۔ اس تناظر میں اقلیتی برادری کے ملازمین کی سرکاری رہائش گاہوں کے بحالی مرمت اور انہیں بنیادی سہولتیں دیں جائیں۔ میں یہاں پر یہ عرض کرونگا کہ یہاں اقلیتی امور کیلئے گیارہ منصوبے تو لکھے گئے ہیں لیکن اقلیت کیلئے پانچ منصوبے ہیں اور چھ منصوبے مدارس کیلئے ہیں۔ گیارہ کے گیارہ اقلیت کیلئے منصوبے نہیں ہیں اب میں فنانس منسٹر! آپ کی توجہ چاہونگا کہ ایک ڈسٹرکٹ ہے چترال، وہاں پر درخت لگانے کیلئے ڈیپارٹمنٹ نے ایک کروڑ روپیہ رکھا ہے جی، صرف درخت لگانے کیلئے، Just one district Sir اور ہمارا جو ڈویلپمنٹل بجٹ ہے اور جو ویلفیئر پیکج رکھا ہے تو وہ Totally ڈیڑھ کروڑ روپیہ ہے اور ہم نے اسے چوبیس اضلاع میں تقسیم کرنا ہے جی۔ ایک ضلع میں درخت لگانے کیلئے ڈیپارٹمنٹ ایک کروڑ روپے Use کرتا ہے اور پورا صوبہ پختونخوا جو کہ ہمارا حلقہ ہے تو ہمیں، یعنی ہم تین ایم پی ایز کو Use کرنے کیلئے صرف ڈیڑھ کروڑ دیا جاتا ہے، یہ بھی ہمارے ساتھ زیادتی ہے، ڈیڑھ کروڑ کیا چیز ہے؟ ہم تین ایم پی ایز ہیں پچاس (لاکھ) ہر ایک کا آتا ہے لیکن چوبیس اضلاع کو بھی دیکھ لیں، اس میں ہم کیا کریں گے؟ لہذا میری یہ گزارش ہے کہ ہمیں ویلفیئر پیکج میں زیادہ سے زیادہ مراعات دی جائیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ پچھلے سال میں نے اپنے سیکرٹری جو ینارٹی کا ہے، اس سے میں نے پوچھا تھا کہ اس کا ہمیں حساب دے دیں کہ ایک کروڑ کے اگر درخت لگائیں تو کہاں لگائیں ہم؟ لیکن آج تک کوئی حساب نہیں ملا اور دوسری بات یہ کہ آپ نے بجٹ میں Skill programme کیلئے اکانوے لاکھ روپیہ رکھا ہے اور ساتھ ینارٹی کے Rights کیلئے وہاں پہ Mass awareness کیلئے رکھا ہے، اس سے زیادہ فورم Mass awareness اور ینارٹی آفیئرز کیلئے اور کیا ہوگا؟ اب تینتالیس لاکھ روپیہ ینارٹی کے حقوق کو اجاگر کرنے کیلئے رکھے گئے ہیں۔ پچھلا جو Skill programme شروع کیا گیا تھا، ایک تو سر یہ ہے کہ پورے دس مہینے بعد جون میں بجٹ پیش ہوا ہے اور خیر سے اپریل میں ہماری میٹنگ بلائی گئی ہے کہ ہمیں Skill programme کیلئے بتایا جائے۔ اب ہمیں یہ بتائیں، نیا بجٹ شروع

ہو رہا تھا، بن رہا تھا اور ہمیں تب کال دی گئی کہ آپ ہمیں سکیمیں دیں اور جو سکیمیں ہم نے Skill programme کیلئے دی تھیں تو ان کو بالکل ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا گیا اور ڈیپارٹمنٹ نے اپنی طرف سے تیار کر دیں۔ یہ فنڈ بینارٹی کو نہیں تو پھر ڈیپارٹمنٹ کو دیا جائے کہ یہ فنڈ ڈیپارٹمنٹ Use کریگا، بینارٹی کا لفظ کیوں استعمال کرتے ہیں آپ؟ پچھلے بجٹ میں ہمارے لئے ویلفیئر پیکج میں ایک روپیہ بھی نہیں رکھا گیا تھا، اس دفعہ ہم نے سٹینڈ لیا ہے، ہم نے زیادہ ڈیمانڈ کیا تھا لیکن پھر بھی گورنمنٹ نے ہمیں صرف ڈیڑھ کروڑ روپیہ دیا جو کہ بہت ہی کم ہے۔ پورا صوبہ ہمارا حلقہ ہو اور صرف ڈیڑھ کروڑ روپیہ، یہ زیادتی ہے۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو ایک کروڑ درخت کیلئے رکھے گئے ہیں، اس پر کٹ لگا کر یہ فنڈ ہمارے ویلفیئر پیکج میں ڈال دیں تاکہ ہمارا زیادہ سے زیادہ بینارٹی کا بھلا ہو سکے۔ اب میں آخر میں جناب سپیکر، آپ کا شکریہ ادا کرونگا کہ آپ نے اور اس ایوان نے تحمل کیساتھ سنا لیکن یہ ہماری گزارشات تھیں، ہمارے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے، وہ بھی ہم نے بیان کی اور مجھے پوری امید ہے کہ جناب سپیکر، جو کچھ آپ کے ہاتھ میں ہے، وہ آپ ہمارے لئے ضرور کرینگے اور میں اس کی امید بھی رکھتا ہوں۔ تھینک یو، بہت مہربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> انشاءاللہ۔ سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔۔۔

(تالیاں)

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس بحث میں حصہ لینے کی اجازت دی۔ جناب سپیکر صاحب، میری اللہ سے یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خود مختیار ملک کے اندر ہماری حکومتوں کو اپنے عوام کی تکالیف، مشکلات، مصائب کو دیکھتے ہوئے آئی ایم ایف کے شکنجے سے باہر نکل کر اس ملک کی بہتری کیلئے بجٹ تیار کرنے کی توفیق عطا کر دے۔

<u>جناب سپیکر:</u> آمین۔

<u>آوازیں:</u> آمین۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> جناب سپیکر صاحب، مجھے جناب فنانس منسٹر صاحب سے یہ شکوہ ہے کہ انہوں نے جب وزیراعظم پاکستان کا نام بجٹ بک میں پڑھا تو ساتھ یوسف رضا گیلانی بڑے فخر سے کہا، جب صدر پاکستان کا نام پڑھا تو آصف علی زرداری صاحب کا نام لیا اور جب میرے قائد شہباز شریف صاحب کا نام آیا

توانہوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب کہہ کر ان کا نام لینے میں بخیلی کا مظاہرہ کیا تو اس پر مجھے ان سے بڑا شکوہ ہے اور جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

ایک آواز: لیا تھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: نہیں لیا تھا، میں سن رہا تھا، بڑے غور سے سن رہا تھا۔ جناب سپیکر صاحب، پچھلے سال وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے اس صوبے کے بیانوے ممبران کو ایک ایک کروڑ روپے کا سپیشل پیکج دیا گیا لیکن افسوس کہ پاکستان لیگ (ن) کے سات ممبران کو اس میں نظر انداز کیا گیا اور وزیر اعظم کے اس پیکج میں شامل نہیں کیا گیا۔ ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب سے اجتماعی ریکویسٹ کی اور انہوں نے وزیر اعظم صاحب کو خط بھی بھیجا لیکن انہوں نے ہمیں اسی طرح نظر انداز رکھا۔ جناب سپیکر صاحب، ہر سال جب نئے مالی سال کا بجٹ پیش کیا جاتا ہے، چونکہ حکومت بجٹ تیار کرتی ہے تو حکومت کی طرف سے اس بجٹ کے حق میں دلائل اور تعریفیں آتی ہیں اور اپوزیشن کی طرف سے اس بجٹ کو لفظوں کا ہیر پھیر قرار دیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، آج ہمارا صوبہ، ہمارے صوبے کے عوام اس ڈھونگ سے تنگ آ چکے ہیں، انہوں نے یہاں پر 124 ممبران اسمبلی کو، چاہے ہم حکومت سے ہیں چاہے ہم اپوزیشن سے ہیں، اس لئے 'الیکٹ' کر کے بھیجا ہے کہ وہ اس وقت مہنگائی کی چکی میں پسے جا رہے ہیں، ایک حد تک مہنگائی عروج تک پہنچ چکی ہے، ہمارے صوبے کے عوام لوڈ شیڈنگ کی چکی میں پس رہے ہیں، بے روزگاری کی چکی میں پس رہے ہیں۔ ہم سے وہ یہ توقع رکھتے ہیں اس لئے تو ہمیں انہوں نے اسمبلیوں میں بھیجا کہ ہم ان کیلئے ایسی پالیسیاں تشکیل دیں، اس طرح کا بجٹ لائیں تاکہ ان کی تکالیف اور ان کی مشکلات میں کمی آ سکے۔ جناب سپیکر صاحب، ابھی کچھ دن پہلے اس ملک کی ایک جائزہ رپورٹ پیش کی گئی اور ہمارے صوبے پر ایک داغ لگا، میں ریکویسٹ کرتا ہوں تمام ممبران اسمبلی سے، حکومت سے اور اس چھت کے نیچے بیٹھے ہوئے جتنے بھی ذمہ داران لوگ ہیں، میں ان سے یہ التجاء کرتا ہوں کہ اقتدار بار بار نہیں ملتا، اقتدار 'بائی چانس' ملتا ہے، ان کا آنا 'بائی چانس' ہوتا ہے اور ان کا جانا یقینی ہوتا ہے۔ (تالیاں) میری تمام ممبران اسمبلی سے یہ درخواست ہے کہ خدارا آج سے یہ عہد کر لو کہ ہم نے مرنا ہے اور مر کر اللہ کے آگے حساب دینا ہے۔ سپیکر صاحب، میں یہ دعویٰ سے کہتا ہوں (تالیاں) میں یہ دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اگر آج ہم اس چھت کے نیچے بیٹھے ہوئے تمام لوگ یہ عہد کر لیں کہ ہم خداوند تعالیٰ کی ذات کو حاضر و ناظر جان کر اپنے عوام کی دی ہوئی امانت میں خیانت نہیں کریں گے تو اگلے سال کا بجٹ اس سے

چوگنااور دگنا ہو سکتا ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، بڑے دکھ سے یہ بات مجھے کہنا پڑ رہی ہے کہ ہزارہ ڈویژن کو پہلے کی طرح اس بجٹ میں بھی نظر انداز کیا گیا۔ جناب سپیکر صاحب، آج ہزارہ میں اٹھنے والی آگ کا بڑا سبب، ہر دفعہ حکومتیں ہزارہ ڈویژن کو اپنے ترقیاتی کاموں میں، ملازمتوں اور دیگر ضروریات میں نظر انداز کرتی رہی ہیں۔ میں وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد۔۔۔۔

ایک آواز: صوبہ خیبر پختونخوا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: نہیں، میں وزیر اعلیٰ صوبہ ہزارہ۔۔۔۔

(قہقہے/تالیاں)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں وزیر اعلیٰ صوبہ خیبر پختونخوا، 'خیبر' کہتے ہوئے مجھے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ میرے قائد نے یہ لفظ دیا 'خیبر'۔ (تالیاں) میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس شخص نے ہمیشہ اسمبلی کے تمام ممبران کو جو عزت دی (تالیاں) اور تمام ممبران کو اس نے برابری کی سطح پر فنڈ تقسیم کرنے کی کوشش کی، گو کہ پچھلے سال ہمیں یہ کہا گیا کہ آپ کے پارلیمانی لیڈران صاحبان کو ہم نے یہ یہ سکیمیں دے دیں، اب آپ کا حصہ نہیں ہے، بہرحال اس کے باوجود ہمارے اصرار پر، ہمارے جھگڑے پر ہمیں اپنے اپنے حلقوں کیلئے سکیمیں دی گئیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ 'امبریلہ' بجٹ کا سارا اختیار وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہوتا ہے اور ہم سب لوگ اپنے اپنے حلقوں کی یہاں نمائندگی کر رہے ہیں، ہم سب کو ہمارے حلقوں کے مطابق اس 'امبریلہ' بجٹ سے برابری کی سطح پر حصہ دیا جائے (تالیاں) اور اس وقت ہزارہ ڈویژن کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے تو میں اس حکومت سے یہ توقع رکھونگا کہ ہزارہ والوں کے زخموں پر مرہم لگانے کیلئے ان کے حصے سے بڑھ کر ہزارہ کے ممبران کو اس بجٹ میں زیادہ حصہ دینگے۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، میں اور میری جماعت مسلم لیگ (ن)، مسلم لیگ (ق) اگر سو فیصد صوبہ ہزارہ کے حق میں ہیں تو ہم ایک سو دس فیصد صوبہ ہزارہ کے حق میں ہیں (تالیاں) لیکن جناب سپیکر صاحب، جس طرح عوامی نیشنل پارٹی نے اس صوبے کا نام تبدیل کروانے کیلئے آئینی، جمہوری اور قانونی جنگ لڑی تو ہم بھی آئینی طریقے سے صوبہ ہزارہ کیلئے جدوجہد کرنے کے حق میں ہیں۔ چوکوں، چوراہوں، سڑکوں اور گلیوں میں لوگوں کا قتل عام کروا کر، تعصب کی آگ پھیلا کر، تعصب کی جنگ رچا کر ہم صوبہ کے حامی نہیں ہیں۔ قلندر لودھی صاحب کا میں مشکور ہوں کہ انہوں نے یہاں سچ بات

اسمبلی میں کہہ دی کہ سردار مہتاب احمد خان ہزارہ کے لوگوں کے دلوں کی دھڑکن ہیں اور ہزارہ کے عوام ان سے پیار کرتے ہیں (تالیاں) اس لئے پیار کرتے ہیں کہ بہت بڑی بڑی منڈیاں یہاں پر لگیں، وہ کسی منڈی میں نہیں بکا اور وہ ڈکٹیٹروں کے سامنے ڈٹ گیا، تین سال تک اٹک قلعے میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں لیکن ان کے سامنے اپنا سر نہیں جھکایا اور جب 12 اپریل کو ہزارہ میں قتل عام ہوا تو اس نے اس دکھ اور اس درد کو محسوس کرتے ہوئے، کوئی کونسلر کی سیٹ سے استعفیٰ نہیں دے سکتا اور اس نے قومی اسمبلی کی سیٹ سے استعفیٰ دے دیا۔

(شور)

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> جناب سپیکر صاحب، جب ہم ہزارہ ڈویژن کی صورتحال کی بات کرتے ہیں، (مداخلت) لیاقت شباب صاحب! آپ نوشہرہ میں رہتے ہیں، اگر آپ ایک ہفتہ کیلئے ہزارہ چلے جائیں تو آپ یہ کہیں گے کہ صرف ہزارہ پر بات کریں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہزارہ ڈویژن کے ممبران کیلئے۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

<u>Mr. Speaker:</u> No cross talk…

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> اس طرف۔۔۔۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> جناب سپیکر صاحب، یہ بات اس میں ضروری ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہزارہ ڈویژن کے ممبران اسمبلی کیلئے، اگر وہ ہزارہ ڈویژن کے دکھ درد اور اپنے عوام کے جذبات کی یہاں پر عکاسی نہیں کرتے تو خدا شاہد ہے کہ ان کا واپس گھروں میں جانا بہت مشکل ہے اور جناب سپیکر، یہ بھی میں آپ کو بتاؤں کہ ہزارہ کے اندر صوبہ کیلئے لوگ خود اٹھ کھڑے ہوئے ہیں، قاف لیگ والوں نے انہیں قائل نہیں کیا، یہ تو ان لوگوں کے آگے کھڑے ہوگئے اور قلندر لودھی صاحب نے جس طرح کل کہا کہ ہزارہ کے اندر چند شیطانوں نے، چند بدمعاشوں نے وہاں پر قتل عام کروایا، مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ انہوں نے شیطانوں اور بدمعاشوں کا ذکر کیا۔ میں ان سے یہ بھی درخواست کرونگا کہ ان شیطانوں اور بدمعاشوں کو منظر عام پر لایا جائے اور سپیکر صاحب، میری حکومت سے یہ درخواست ہوگی کہ جن لوگوں نے ہزارہ میں بارہ قتل کروائے، ڈیڑھ سو لوگوں کو زخمی کروایا، ہزارہ کے کاروباری اور ٹرانسپورٹر لوگوں کا تیس چالیس ارب روپیہ تباہ کیا، ان کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

(تالیاں) جناب سپیکر صاحب، میری حکومت کو یہ تجویز ہے اور تین سالوں سے ہم یہ تجویز دیتے آرہے ہیں کہ ممبران اسمبلی کیلئے جو پہلے ٹی ایس پی فنڈ تھا اب یہ تعمیر خیبر پختونخوا فنڈ ہے، پہلے سال بھی ایک کروڑ روپیہ تھا، دوسرے سال بھی ایک کروڑ روپیہ تھا، میری یہ رائے ہے کہ ہم سب ممبران اسمبلی اپنے حلقوں کے اندر ایک لاکھ، دو لاکھ روپے کی اگر سکیم دیتے ہیں تو اس سے لوگوں کو کوئی خاطر خواہ فائدہ نہیں پہنچتا اور نہ ہی ان کا کوئی مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ میری یہ رائے ہے کہ اس ایک کروڑ روپے کے فنڈ کو بڑھا کر تین کروڑ روپے تک کیا جائے۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، یہ جو باچا خان روزگار سکیم 'امبریلا' بجٹ میں رکھی گئی ہے تو یہ پچیس ہزار اور ایک لاکھ روپیہ بہت کم ہے، اس کو پانچ لاکھ روپے تک بڑھایا جائے اور اس میں جو پیسے رکھے گئے ہیں اس میں بھی اضافہ کیا جائے اور میری یہ بھی درخواست ہے کہ جو چار اضلاع، چار ضلعوں کا اس میں کہا گیا ہے تو ان چار ضلعوں میں ایبٹ آباد کو بھی شامل کیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، میری حکومت سے یہ درخواست ہے کہ پانچ سو ملین روپے اس صوبے میں سابقہ سکولوں کی Repairing اور نئی عمارتوں کیلئے رکھے گئے ہیں جس میں ضلع ایبٹ آباد کو نظر انداز کیا گیا ہے تو اس میں بھی ضلع ایبٹ آباد کو شامل کیا جائے اور جناب سپیکر صاحب، میرے حلقے پی ایف 47 میں آپ خود بھی تشریف لے گئے ہیں، پرائمری سکول کی عمارت میں ڈگری کالج چل رہا ہے اور بچیاں باہر بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ اس سال 'امبریلا' بجٹ میں پندرہ نئے کالجوں کیلئے فنڈ رکھا گیا ہے تو آپ نے وہاں پر اعلان کیا تھا تو میں یہ چاہونگا کہ حکومت میرے حلقے میں ایک کالج دے اور جناب سپیکر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: قاضی صاحب! یہ آپ کو بتا رہے ہیں، یہ ضرور شامل کرنا ہے۔ یہ نلوٹھا صاحب کا جائز مطالبہ ہے، Kindly اس پر ضرور وہ کر لیں۔ جی۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: شکریہ سپیکر صاحب۔ سر، میری ایک تجویز ہے کہ صوبے کے اندر دوہرے معیار تعلیم کا نظام چل رہا ہے، جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ چاہونگا۔ سپیکر صاحب، میں نے یہ نوٹ کیا ہے کہ ہمارے جو سرکاری سکولز ہیں، ان سرکاری سکولوں کے ٹیچروں کے بچے انگلش میڈیم سکول میں پڑھتے ہیں اور وہ خود سرکاری سکولوں میں پڑھا رہے ہیں۔ میری یہ رائے ہے کہ اس دوہرے معیار تعلیم کو ختم کرکے ایک ہی نصاب تعلیم صوبے کیلئے رکھا جائے اور انہی سرکاری سکولوں میں آپ کے بچوں کو بھی پڑھنا چاہیئے، میرے بچوں کو بھی پڑھنا چاہیئے، سیکرٹری صاحبان اور اعلیٰ افسران کے بچوں

کو بھی پڑھنا چاہیئے تاکہ ہم سب ان سکولوں پر توجہ دیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، اس لئے میں چاہونگا کہ آپ میری اس تجویز پر حکومت کو پابند کریں اور جو جنرل سیلز ٹیکس ایک فیصد بڑھایا گیا، تو میں وزیر خزانہ صاحب سے یہ پوچھونگا کہ اس ایک فیصد جنرل سیلز ٹیکس بڑھانے سے صوبائی حکومت کو کتنا فائدہ ہو جائیگا؟ میری یہ تجویز ہے کہ اس ایک فیصد جنرل سیلز ٹیکس کو ختم کیا جائے، میں انہی الفاظ کیساتھ آپ سے اجازت چاہونگا جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ عطیف الرحمان خان، عطیف الرحمان خان۔ اچھا، عظمیٰ خان بی بی۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ سپیکر صاحب، زه به دا خبره اوکړم چه وزیر خزانه صاحب په خپل بجټ تقریر کښے دا وئیلی وو چه دوئ یو کمیشن قائموی چه هغه به صنفی امتیازی قوانین ختموی نو آیا دا به په دے اسمبلی هال کښے هم Applicable وی که نه؟ مونږه د پاره خو دلته کښے دومره امتیازی سلوک دے چه In case که د وزیراعلیٰ صاحب سره مونږه خبره اوکړو نو هغوی مونږ ته وائی چه "بی بی! ستا د کرسئ څه عزت دے؟" که زما د کرسئ عزت هم وے، که زما او د هغه د چیئر یو عزت وے نو په دے اے ډی پی کښے به زما هم سکیمز وو او د وزیر اعلیٰ صاحب به هم سکیمز وو لیکن مونږه خو ئے دومره Neglect کړے یو چه په اے ډی پی کښے ما ته سنګل د فیمیل یو سکیم نه ښکاری۔ د امتیازی قوانین خبره به زه دا اوکړم چه درے ورځے نه بجټ اجلاس سټارټ دے او I think so اچه زه به فرسټ یا سیکنډ لیډی یم چه زه ډیبیټ کومه او درے ورځے ټولو 'میل' پرے خومره ډیبیټس اوکړل، پکار دا ده چه تاسو یو Sequence سره مونږ ته هم دیکښے نمبر راکړے وے او مونږ په دیکښے خبره کړے وے۔ جناب سپیکر، زه به دا خبره کوم چه د بجټ نه لږ مخکښے زمونږه صحافی برادرئ په اخبار کښے یو خبر ورکړے وو چه د ایم پی ایز ترقیاتی فنډ ډبل شو، نو په دے باره کښے خو ما اے ډی پی کښے څه داسے خبره اونه مونده او نه د وزیر خزانه صاحب په تقریر کښے داسے خبره وه، هغوی نه لیکلی وو چه چھ سو سکولز راغلل، نو اے ډی پی کښے خو ما ته 125 نیو سکولز ښکاری جی، هغے کښے ما نور، نو په دے باره کښے یو اے ډی پی، دا فنډ In case که ډبل نه وی نو زه به میډیا برادرئ ته دا خواست کومه چه هغوی د دا خبره نشر کړی څکه

چه مونږ ته ئے غټ پرابلم جوړ کړے دے ، خلق زمونږ نه دو کروړ غواړی او هغے کښے ایک کروړ دی جی، نو Kindlyد دے لږ ما له تاسو Clarification را کړئ۔ تهینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> پیر صاحب! تاسو سبا ، (مداخلت) هں جی ؟ جی ، بسم اللّٰه کړئ ، جی ستاسو جناب پیر صابر شاه صاحب! آنریبل پیر صابر شاه صاحب۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم۔ جناب سپیکر، میں مشکور ہوں کہ آپ نے موجودہ بجٹ پہ مجھے اظہار خیال کا موقع دیا۔ میں یقیناً اپنے منسٹر صاحب، ہمایون خان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ جس خوبصورت انداز اور اچھے طریقے سے انہوں نے بجٹ پیش کیا تو یقیناً وہ خراج تحسین کے مستحق ہیں۔ وہ خود بھی اچھے آدمی ہیں اور انہوں نے بجٹ بھی بڑے اچھے طریقے سے پیش کیا لیکن اگر میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کو خراج تحسین پیش نہ کروں تو یہ بڑی زیادتی ہوگی کیونکہ بجٹ انہوں نے تیار کیا ہے اور یہ بڑا مشکل ہوتا ہے جی، یہ جو اعداد وشمار کا بے لگام گھوڑا ہے، اس کو لگام ڈالنا اور فنانس ڈیپارٹمنٹ نے یہ کمال کیا ہے کہ 294.2 بلین کے وسائل کے حصول اور اسی طرح 294.2 بلین کے اخراجات کا میزانیہ پیش کیا ہے اور اس سے یقیناً حکومت کو اور ہم سب کو کہنا پڑ رہا ہے کہ بجٹ متوازن ہے حالانکہ جن وسائل کی طرف ہم دیکھتے ہیں اور ہمیں جو ریونیو مل رہا ہے تو اس ریونیو میں اگر آپ دیکھیں، جس کا اظہار ہوا ہے، تو اس میں دو تین چیزیں ہیں جن کے بارے میں ان کو یقین ہے کہ یہ فنڈ جو ہے، یہ پیسے ہمیں ملیں گے۔ باقی جو ہے انہوں نے ایک متوقع خواب وخیال کی بنیاد پہ اس بجٹ کو متوازن کرنے کی کوشش کی اور اس طرح خراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں اور ان کی خدمت میں یہ شعر بھی کہ:

ؔ خنجر پہ کوئی چھینٹ، نہ دامن پہ کوئی داغ تم قتل کرے ہو کہ کرامات کرے ہو

جناب سپیکر، حقیقت کی آنکھ سے اگر ہم دیکھیں تو موجودہ بجٹ کے وسائل کا تخمینہ، جیسا کہ گیس کی آمدن 9.4 بلین روپے متوقع ہے اور چھ بلین روپے وصول ہونگے جبکہ پچیس بلین روپے ملنے کی توقع ہے اور پھر دہشت گردی کے خلاف جنگ کیلئے گرانٹ کے محاصل بھی محض توقع کی بنیاد پہ قائم کئے گئے ہیں، تو میں سمجھوں گا کہ محض خیالات کی بنیاد پہ اس کو بیلنس کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن میں اس بحث میں بھی نہیں پڑتا کہ بجٹ بیلنس ہے یا Imbalance ہے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ آج اللہ

کے فضل وکرم سے، جس طرح یہاں پہ بتایا گیا ہے کہ موجودہ بجٹ کوئی ستر فیصد نہیں چالیس فیصد اس میں اضافہ ہوا ہے ڈویلپمنٹل سائڈ پہ، تو یہ اضافہ میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً پیپلز پارٹی کی حکومت اور عوامی نیشنل پارٹی کی حکومت کو ضرور اس کا کریڈٹ جاتا ہے کہ ان کی حکومت ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان سے زیادہ کریڈٹ ہماری سیاسی قیادت کو جاتا ہے، چاہے وہ پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت ہو، زرداری صاحب کی صورت میں، چاہے جمیعت علماء اسلام کی قیادت مولانا فضل الرحمٰن کی صورت میں ہو، چاہے عوامی نیشنل پارٹی کی قیادت اسفندیار ولی خان صاحب کی صورت میں ہو یا مسلم لیگ کی قیادت میاں محمد نواز شریف صاحب کی، (مداخلت) وہ زندہ ہیں جی، زندہ ہیں، تو یہ اس صورت میں کہ یہی ہماری قیادت تھی کہ جنہوں نے ایک نئے سیاسی کلچر کی بنیاد رکھی اور 'چارٹر آف ڈیموکریسی' جو دو جماعتوں کے درمیان ہوا، یقیناً اس 'چارٹر آف ڈیموکریسی' میں عوامی نیشنل پارٹی شامل نہیں تھی، یقیناً اس میں جمیعت علماء اسلام شامل نہیں تھی لیکن ہماری قیادت کی فہم وفراست تھی کہ ایک ایسی ڈائریکشن دی گئی، ایک ایسے راستے اور ایسی منزل کا تعین کیا گیا کہ جس پر دوسری جماعتوں نے بھی سمجھا کہ اس ملک کیلئے، پاکستان کی ترقی کیلئے، اس ملک کے استحکام کیلئے، اس ملک کے اداروں کو مضبوط کرنے کیلئے، اس ملک کے اندر جمہوریت کو پروان چڑھانے کیلئے یہی ایک راستہ ہے جسے اپنا کر ہم سرخرو ہو سکتے ہیں اور جناب سپیکر، آج انہی بنیادوں پہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پاکستان کی سیاسی قوتیں بیٹھ گئیں اور انہوں نے اپنے ذاتی مفادات کو پیچھے رکھا، اس ملک اور قوم کے مفادات کو انہوں نے اولیت دی تو آج اس کا نتیجہ ہے جناب سپیکر، کہ اٹھارویں ترمیم کے ذریعے ہمیں صوبائی خودمختاری ملی، نیشنل فنانس کمیشن کا ایوارڈ ہوا، اللہ کے فضل سے آج صوبوں کو ان کے وسائل مل چکے ہیں اور ہم اس پوزیشن میں ہیں کہ اس صوبے کو ایک ایسا بجٹ ہم دیں کہ جس کے اندر بلاشرکت غیرے، چاہے جس کا تعلق جس جماعت سے بھی ہو، چاہے اپوزیشن سے ہو یا حکومت سے ہو، وہ اس میں اپنے مستقبل اور اپنی امیدیں موجودہ بجٹ کے اندر تلاش کر رہے ہیں لیکن جناب سپیکر، گزارش یہ ہے کہ بجٹ تو پیش کیا گیا اور یہ کوشش بھی کی گئی کہ یہاں کے اداروں کو مضبوط کیا جائے اور حالات کے مطابق، جیسا کہ یہ صوبہ جہاں پہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے، جہاں پہ ہمیں اپنے ان اداروں کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے، جن کے ذمے لوگوں کو تحفظ دینا ہے تو اس سلسلے میں یقیناً پولیس کی ذمہ داری سب سے زیادہ ہے اور میں اپنے پولیس کے نوجوانوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جن حالات کے اندر وہ سروں پہ کفن باندھ کر اور سینہ کھول کر اس صوبے کے عوام کو تحفظ

دے رہے ہیں تو میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں لیکن جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ ہم دیکھتے ہیں کہ بجٹ میں تو ایک خطیر رقم رکھی گئی ہے لیکن دوسری طرف جب کسی اخبار میں یہ خبر دیکھنے کو ملتی ہے کہ جناب، صوبہ سرحد پولیس کے ایک ذمہ دار آفیسر نے، کروڑوں روپیہ اس لئے رکھا کہ اس سے اسلحہ خرید کر دہشت گردی کا مقابلہ کیا جائے گا تو خبر یہ تھی کہ بجائے کلاشنکوف خریدنے کے جاکر باڑہ سے دیسی کلاشنکوف لاکر میرے جوانوں کے حوالے کر دیئے گئے۔ تو جناب سپیکر، آپ مجھے بتائیں کہ آج ہم جو سوچ رہے ہیں اور ہم نے جو خیالوں میں ایک تاج محل بنا رکھا ہے، ہم نے اپنا اور اپنے بچوں کا مستقبل موجودہ بجٹ سے وابسطہ کر رکھا ہے، جو بڑی بڑی رقوم یہاں پہ آ رہی ہیں، رکھی جارہی ہیں اگر ان کا استعمال اس طرح سے ہو، ایک طرف تو ہمیں چیلنج ہے، ایک طرف تو آئے روز ہمارے نوجوان گولیوں کا نشانہ بن رہے ہیں، لاشیں اٹھ رہی ہیں، ہمارے نوجوان مر رہے ہیں اور دوسری طرف ہم ان کے ہاتھوں میں کھلونے دے رہے ہیں، وہ کیا خوب کسی نے کہا ہے کہ :

ے امیر شہر نے کاغذ کی کشتیاں دے کر سمندروں کے سفر پر کیا روانہ ہمیں

آج یہ کھلونے ہم اپنے لوگوں کو، ان اداروں کو جن کے ذریعے اس صوبے کے عوام کو تحفظ ہمیں فراہم کرنا ہے اور آج ہم ان کو کھلونے دے رہے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ بنیاد بنانی چاہیئے ہمیں، آج کرپشن پورے پاکستان میں ہے، پورے پاکستان میں کرپشن ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ کرپشن کی جو پگڑی ہے، کرپشن کی جو دستار حزیمت ہے وہ آج ہمارے سر پہ ہے۔ آج 'ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل' نے میرے صوبہ سرحد کو کرپشن میں ٹاپ پہ رکھا ہے اور کرپشن میں جو اضافہ ہے، وہ فگرز میرے خیال میں، پچھتر فیصد یعنی یہاں پہ کرپشن ہو رہی ہے، الٹی گنتی ہو گی یا سیدھی گنتی ہو گی لیکن میرے دامن پہ کسی نے داغ لگانے کی کوشش کی ہے۔ یہ مسئلہ آپ کا نہیں ہے، نہ یہ مسئلہ دائیں طرف میرے ساتھیوں کا ہے نہ بائیں طرف، یہ مسئلہ آج ہم سب کا ہے، آج جب ہم اس صوبے سے باہر نکلتے ہیں تو کوئی یہ نہیں کہتا کہ اکرم خان درانی اپوزیشن میں ہے یا حکومت میں ہے۔ آج وہ اس صوبے سے باہر جائے گا، کوئی بھی فرد جاتا ہے تو وہ صوبے کا نمائندہ ہوتا ہے، اس کو لوگ اس صوبے کا نمائندہ سمجھتے ہیں اور جب ہم پہ کوئی داغ لگتا ہے اور جب ہم پہ کوئی انگلی اٹھاتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پیپلز پارٹی پہ انگلی نہیں ہے، یہ عوامی نیشنل پارٹی پہ انگلی نہیں، یہ کسی اور پہ انگلی نہیں ہے، یہ ہم سب پہ ایک انگلی اٹھائی جاتی ہے، یہ داغ، یہ چھینٹیں ہم سب پہ پڑ رہی ہوتی ہیں۔ تو جناب سپیکر، میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے ان خان صاحب نے، جناب وزیر

اعلیٰ نے، ان کی اس بی ``1 ٹھی ہوئی ٹیم نے، میں نہیں کہونگا کہ الفاظ کا گورکھ دھندہ ہے، نہیں یہ پرانی بات ہے اور گھس پٹ چکی ہے، بڑا اچھا بجٹ پیش کیا ہے لیکن سپیکر صاحب! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جہاں ہم نے ایک اچھا بجٹ پیش کیا ہے کیا وہاں ہم نے اس کا بھی کوئی تہیہ یعنی اس بجٹ کے اندر کوئی ایسی چیز بھی ہم نے رکھی ہے کہ جس میں کرپشن کا تدارک ہو؟ میں مختصر سی بات کرتا ہوں، کتنا اچھا ہوتا کہ جس طرح ایک پولیس آفیسر پر جو الزام لگایا گیا کہ اس نے جعلی کلاشنکوفیں خریدی ہیں، تو اگر اس خوبصورت بجٹ کے پیش کرنے سے پہلے اس آفیسر کو کنارے لگایا جاتا اور ایک 'میسج' دیا جاتا کہ ہاں ہم اس صوبے کے وسائل اس صوبے کے عوام کیلئے مختص کر رہے ہیں لیکن ہم یہ بھی بتانا چاہتے ہیں کہ یہ وسائل جو ہیں، یہ کوئی لوٹ مار کے وسائل نہیں ہیں، اس کیلئے لوگوں نے قربانیاں دی ہیں۔ آج اگر تربیلہ ڈیم سے ہمیں ایک بہت بڑی، ہمارے جو ڈویلپمنٹ اخراجات ہیں، اگر ہمیں نیٹ پرافٹ سے ایک بہت بڑی رقم مل رہی ہے تو جناب سپیکر، یہ رقم جو ہے یہ کوئی ایسی ہمیں نہیں مل رہی ہے، یہ خیرات میں نہیں مل رہی، آئیں کسی دن میرے ساتھ، میں آپ کو لے جاؤں، آپ کو ان جگہوں پر لے جاؤں، جہاں پر لوگوں کی ہڈیاں جو ہیں، ہمارے ہزارہ کے عوام کے گھر، ان کا جو کلچر تھا، ان کی جو ثقافت تھی، ان کے بزرگوں کی جو قبریں تھیں، وہ سب اس ڈیم کی نذر ہو گئیں اور آئیں آج میں آپ کو لے جاؤں، آج میں آپ کو کرپڑیاں لے جاتا ہوں جہاں پر آپ سڑکوں کی حالت دیکھیں کہ دنیا سے ان کا راستہ کٹ چکا ہے۔ آج میں آمازئی اور بٹ گلی کے علاقوں میں آپ کو لے جاتا ہوں، آج میں پیر لالو گلی اور کلنجر کے علاقوں میں آپ کو لے جاتا ہوں جہاں پر لوگ اپنے گھروں تک پہنچنے کیلئے پانچ پانچ، چھ چھ گھنٹے پیدل سفر کرتے ہیں، جہاں پر قربانیوں کا ایک تسلسل ہے، اس تسلسل کے ساتھ قربانیاں آج بھی جاری ہیں اور اس کا فیض آج ہم کھا رہے ہیں، ہم اس سے مستفید ہو رہے ہیں، ہم اسے حاصل کر رہے ہیں لیکن جناب سپیکر، میرے بھائی نلوٹھا صاحب نے آج جب اپنی تقریر شروع کی، روایتی باتیں تو ہم کرتے ہیں لیکن سچی بات یہ ہے کہ جو بات دل سے نکلتی ہے وہ اثر رکھتی ہے۔ جب انہوں نے اس معزز ایوان سے جھنجوڑ کر ایک بات کہی کہ کیا آج ہم جو کچھ بھی جس طرح سے بھی جس کو دے رہے ہیں، آج انصاف کا ترازو ہمارے ہاتھ میں ہے، ہم انصاف کو پورا کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ اگر نہیں کر رہے، چھوڑ دے اس دنیا کو کہ سب نے مٹ جانا ہے لیکن اللہ کے حضور بھی ہم نے جانا ہوگا، ہم نے حساب دینا ہے، ہر فرد نے حساب دینا ہے۔ جناب سپیکر، آپ جس کرسی پر بیٹھے ہیں تو آپ نے حساب دینا ہے اور جو ذمہ داریاں مجھ پر آئیں گی تو میں نے اس کا حساب دینا ہے، اس طرف

میرے ساتھی جو اقتدار میں بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے حساب دینا ہے لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ صوبہ کے وسائل جو ہیں اس کی آپ کو میں ایک تشبیہہ دونگا کہ صوبے کی جو پوزیشن ہوتی ہے، اس کی مثال پانی کے ایک ایسے 'سورس' کی ہے جس سے مختلف نالے نکلتے ہیں اور مختلف علاقوں کو سیراب کرتے ہیں۔ ایک کینال جارہا ہے ہزارہ کی طرف، کوئی جارہا ہے ہمارے سدرن ایریاز کی طرف، کوئی جارہا ہے ملاکنڈ کی طرف، کوئی جارہا ہے پشاور ویلی کی طرف، مردان کی طرف اور جناب سپیکر، یہ ٹھیک ہے کہ اگر مجھے اقتدار ملتی ہے تو میری کوشش ہوگی کہ مجھے اپنے علاقوں کو 'ڈویلپ' کرنا چاہیئے، یہ استحقاق ہے لیکن مجھے یہ ضرور دیکھنا ہوگا، ٹھیک ہے پانی کا زیادہ بہاؤ اگر میں اپنی طرف کر دیتا ہوں لیکن جو دوسرے نالے ہیں ان میں کم از کم اتنا پانی تو ہو کہ وہاں کے درخت، وہاں کے فصلات، وہاں پہ رہنے والے لوگ اور وہاں کے جانور زندہ رہ سکیں لیکن اگر ہم اس وسیلے کا رخ صرف ایک طرف کر دیں گے تو جناب سپیکر، پھر انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہونگے۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں درانی صاحب کو کہ انہوں نے 'امبریلہ' سکیم بڑی نیک نیتی سے شروع کی تھی، بڑی نیک نیتی سے انہوں نے شروع کی تھی اور انہوں نے انصاف بھی کیا ہے کیونکہ یہ میرے گاؤں میں آئے، میرے حجرے پہ آئے تو لوگوں نے کہا کہ ہمیں ہائر سیکنڈری سکول چاہیئے، اس وقت میں ایم پی اے نہیں تھا، میرا مخالف ایم پی اے بھی وہاں پہ بیٹھا تھا، اس کے گھر سے ہو کر میرے گھر میں آئے اور انہوں نے کہا کہ اچھا ہم اس کو دیکھتے ہیں جیسا کہ وزیراعلیٰ کہتے ہیں، میں نے کہا نہیں درانی صاحب! اس پہ آپ آرڈر کریں۔ درانی صاحب نے وہی پر ہائر سیکنڈری سکول کا اعلان کیا، تو یہ اس 'امبریلہ' سکیم کا ایک فیضان تھا جس سے مجھے فیض ملا لیکن بعد میں کچھ ساتھیوں نے شکایتیں کیں اور یہاں میرے مانسہرہ کے بھائی وجیہہ الزمان صاحب نے ایک خوبصورت بات کی تھی کہ یہ جو چھتری ہے، یہ بڑی اچھی ہے، یہ گرمی میں بھی کام آتی ہے، یہ بارش میں بھی کام آتی ہے لیکن اس کی بدبختی یہ ہے کہ یہ چھتری صرف ایک آدمی کو پروٹیکشن دیتی ہے، اردگرد کے ہمسایوں کو اور اردگرد کے رہنے والوں کو اس چھتری سے فیض یاب نہیں کیا جا سکتا (تالیاں) حالانکہ میں فیض یاب ہوا ہوں، میں فیض یاب ہوا ہوں۔۔۔۔

(قہقہے، تالیاں)

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> مجھے فیض ملا ہے لیکن اس فیض کا بھی کیا کریں کہ ہائر سیکنڈری سکول، میں کرپشن کی بات نہیں کرتا ہوں، ایک ہائر سیکنڈری سکول منظور ہوا ہے، ہائر سیکنڈری سکول کا آج کل جو سٹینڈرڈ ہے

کہ دو منزلہ کمرے ہوتے ہیں، اس ایک سٹینڈرڈ کا ہائر سیکنڈری سکول Approve ہوا اور اس میں سٹاف بھی آ چکا۔ اب جب میں وہاں 'وزٹ' پہ گیا تو مجھے پتہ چلا کہ گراونڈ فلور بنایا گیا ہے اور سیکنڈ فلور بنایا ہی نہیں گیا، یعنی میں کس کے ہاتھ پر اپنا لہو تلاش کروں؟۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> بیوروکریسی۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> جی؟

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> بیوروکریسی۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> بات یہ ہے کہ بیوروکریسی کی بات آپ نے ٹھیک کی ہے لیکن بات یہ ہے کہ بیوروکریسی کی مثال اس گھوڑے کی ہے کہ اگر اس پر آپ زین ڈال کے اور لگام آپ اپنے ہاتھوں میں پکڑیں اور مضبوطی کے ساتھ اگر آپ بیٹھیں گے، اچھے سوار ہونگے تو یہ گھوڑا آپ کے قابو میں ہوگا اور محترمہ! اگر آپ اس گھوڑے پہ ایسے ہی بیٹھ گئیں تو یہ گھوڑا پھر آپ کے قابو میں نہیں آتا، تو میں گزارش کرونگا کہ جناب، اگر بیوروکریسی اس کی ذمہ دار ہے تو ہمیں بھی بیوروکریسی کو ذمہ دار ٹھہرانا ہے لیکن جناب سپیکر، بات یہ نہیں ہے، بات یہ ہے کہ میں اس اسمبلی کے اندر، میں اس معزز ایوان میں آج یہاں جو بات کر رہا ہوں تو میں ایسے بات کر رہا ہوں جیسے میں اپنے گھر میں اپنے بھائیوں کے ساتھ، ایک چھوٹا بھائی ہوتے ہوئے جیسا کہ بات کی جاتی ہے، کسی سے بڑا ہونگا تو بڑے بھائی کی حیثیت سے بات کر رہا ہوں، ہم ایک گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن محترمہ نے بڑی اچھی بات کہی بیوروکریسی کی۔ جناب، اس ہاؤس میں تو ہم نے دیکھا ہے کہ اب کٹ موشنز آئیں گی، اب یہاں پر کوئی ممبر اٹھ کر شارٹ نوٹس پر کسی مسئلے کی نشاندہی کرے گا، کسی افسر کے خلاف یہاں پہ بات ہوگی اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ڈویلپمنٹ اب ہوئی ہے گزشتہ عرصہ سے، اس دفعہ جب میں اسمبلی میں آیا ہوں تو میں نے دیکھا ہے کہ ہر منسٹر اپنے سیکرٹری کو 'پروٹیکٹ' کر رہا ہے، ہر منسٹر اپنے اہلکار کو 'پروٹیکٹ' کر رہا ہے، یہ نہیں کر رہا کہ اگر اس کی کوئی بات ہمارے سامنے آتی ہے، اس کی اگر کوئی غلطی اور کوتاہی سامنے آتی ہے تو کھڑے ہو کر بات کرتے ہیں کہ میں اس سے حساب کرونگا اور اگر وہ اس میں Involve ہے تو میں اس کو سزا دونگا، یہ بات نہیں ہو رہی ہے جناب۔ (تالیاں) اب خود اگر ہم عوامی نمائندے ہوتے ہوئے مدعی بن کر ان لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں، ان کو 'پروٹیکٹ' کرنا شروع کر دیتے ہیں تو پھر جناب سپیکر، یہ ایک خواب و خیال ہوگا کہ اس بجٹ سے ہم کوئی تبدیلی لا سکیں گے، ہم یہاں پہ کوئی 'امپرومنٹ' کر سکیں گے، یہ بالکل

ناممکن بات ہے۔ تو جناب سپیکر، ہمیں چاہیئے کہ اس بجٹ میں جو کچھ بھی دکھایا گیا ہے، جو پروگرام دیئے گئے ہیں، کہ ان پروگراموں پہ ہمیں عمل درآمد ایمانداری کے ساتھ، ایمانداری بھی ایک Instrument ہے جناب سپیکر، اگر ہم کوئی عمارت یا کوئی پراجیکٹ بناتے ہیں یا کوئی کارخانہ بناتے ہیں تو اس کارخانے کی ایک 'فیزیبیلٹی' رپورٹ آجاتی ہیں، 'ایکسپرٹس' بیٹھ جاتے ہیں لیکن اس میں ایک وقت آتا ہے کہ وہ مکمل ہوتا ہے، جب 'پروڈکٹ' سامنے آتی ہے تو 'پروڈکٹ' میں وہاں پہ کمزوری نظر آتی ہے کہ جناب، یہ 'پروڈکٹ' صحیح نہیں آرہی۔ اس پہ بیٹھ کے جب بات ہوتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ جناب، ہم نے تو مشینری بھی لائی، ساری باتیں ہم نے کیں، 'فیزیبیلٹی' رپورٹ بھی تھی، پلاننگ بھی ہماری ٹھیک ٹھاک تھی لیکن Implementation میں، جس نے اس کو بنایا اور جس نے اس پروگرام کو Implement کیا تو اس نے بے ایمانی کی اور اس بے ایمانی کے نتیجے میں ہماری 'پروڈکٹ' صحیح نہیں آرہی ہے۔ تو جناب سپیکر، جس طرح آپ 'فیزیبیلٹی' رپورٹ بناتے ہیں، جس طرح ہم پروگرام بناتے ہیں تو اس سارے پروگرام کے اندر ایک عنصر ہے ایمانداری کا، ایمانداری کا عنصر ہو گا تو آپ کے تمام پروگرام صحیح چلیں گے لیکن اگر ایمانداری کا عنصر نہیں ہو گا تو آپ کے پروگرام آگے نہیں جا سکتے۔ جناب سپیکر، میں نے گزارش کی کہ یہاں سے جو نالے نکلتے ہیں، جس نے دوسرے علاقوں کو سیراب کرنا ہوتا ہے تو اس میں میں گزارش کرونگا کہ یہاں پہ تھوڑا رخ جو ہے، وہ یک طرفہ ہے یعنی ایک طرف ہے تو اس کو دوسری طرف مڑنا چاہیئے۔ یہاں میرے بھائیوں نے ہزارہ کی بات کی، اب ہزارہ کی محرومیاں، جناب سپیکر! ہم لوگ محرومی کی بات تو کرتے ہیں مگر آج میں بجٹ میں دیکھ رہا ہوں کہ کیڈٹ کالجز مختلف جگہوں کو مل رہے ہیں، اب ہزارہ کے اندر آگ لگی ہوئی ہے، ہزارہ کے اندر لوگ مر رہے ہیں، ہزارہ کے لوگ شکوہ کر رہے ہیں، تو یہ کتنی بڑی بات ہوتی کہ جو چھ سات کیڈٹ کالجز آپ اور علاقوں کو دے رہے ہیں تو ہزارہ والوں کو بھی ایک کیڈٹ کالج دے دیتے۔ (تالیاں) یہ مثال میں دے رہا ہوں کہ وسائل کا جو بہاؤ ہے وہ یوں نہیں ہے، وہ یوں ہے۔ وسائل کا بہاؤ تو اس طرف ہے، خدا کیلئے اس کو اس طرف بھی مڑیں، اس طرف بھی مڑیں اور درانی صاحب سے انتقام نہیں لینا چاہیئے کہ ان کے دور میں یہ ہوا۔ دیکھیں، (قہقہے) حکومتیں ہماری بھی رہی ہیں لیکن ہم نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے اور میں کہتا ہوں کہ کوشش ہونی چاہیئے۔ اگر سردار مہتاب صاحب تین سال تک وزیر اعلیٰ تھے جو یہ آج ہمیں کہہ رہے ہیں کہ یہ آپ کے ہزارہ کے، تو ہم سب کو ساتھ لے کر چلے ہیں، کوئی یہ نہیں کہہ سکتا جناب، کہ

یکطرفہ ٹریفک ہم نے چلائی، مجھ پہ توالزام بھی نہیں لگاناچاہیئے کیونکہ میری توحکومت کی عمر بھی کوئی تین چار مہینے تھی اور اکثر جب میں جاتا ہوں، قبرستان سے گزرتا ہوں تو چھوٹے بچوں کی قبروں پر ایک کتبہ لگا ہوتا ہے، ایک شعر لکھا ہوتا ہے، ہماری مثال تو اس قبر پر لگے ہوئے کتبے کی ہے کہ:

؎ یہ پھول اپنی لطافت کی داد پانہ سکا کھلا ضرور مگر کھل کے مسکرا نہ سکا

(تالیاں)

لیکن جو Stable حکومتیں ہیں، اب اللہ کا فضل ہے آج آپ کی مضبوط حکومت ہے، تو میں کہتا ہوں کہ آپ ہمارے علاقوں پر توجہ دیں۔ آپ نے ہزارہ کی بات کی، ہزارہ کے اندر جناب سپیکر، لوگ ناراض ہیں۔ ہم نے پختونخواپہ صرف یہ بات کی، میری جماعت نے یہ بات کی کہ جناب، ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہاں لوگوں کے جذبات کیا ہیں؟ تو جب ہم لسانی بنیاد پہ کریں گے تو اس کا 'ری ایکشن' ہوگا لیکن اکثریت نے ایک فیصلہ کیا۔ یہاں پہ درانی صاحب نے ایک بات کہی، بڑے ادب کے ساتھ کہ 'خیبر' اس کا نام کیوں آپ نے رکھا، یہ تو ایک درہ کا نام ہے؟ یقیناً آپ جس نظر سے بھی دیکھیں گے، یہ اپنی اپنی نظر کی بات ہے، آپ اسے ایک درہ کی نظر سے دیکھیں تو ہم آپ کی اس رائے کا احترام کرتے ہیں لیکن ہم 'خیبر' کو جس نظر سے دیکھتے ہیں، چاہے وہ خیبر ہو جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام سے منسوب ہے، جو حیدر کرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام سے منسوب ہو یا وہ خیبر جس سے برصغیر کے اندر اسلام پہنچا۔ ہمارے جتنے فاتحین ہیں، چاہے وہ محمود غزنوی ہے، چاہے وہ احمد شاہ ابدالی ہے، چاہے دوسرے ہمارے فاتحین ہیں، جن کے ذریعے ہمیں اسلام پہنچا وہ خیبر کے دروازے سے ہوتے ہوئے یہاں پہ آئے، تو اس لئے آپ جس تناظر میں بھی دیکھیں لیکن کم از کم ہم نے 'خیبر' کا جو نام دیا تو ہم نے اپنے دو قومی نظریے کو بنیاد بنا کر کہ ہمارے دو قومی نظریے کے قریب کونسا نام ہے؟ تو ہم نے خیبر کو اسلام کے حوالے سے، دین کے حوالے سے، اپنے عقیدے اور دو قومی نظریے کے حوالے سے قریب پایا۔ باقی بات یہ ہوئی کہ آپ نے یہ بات کہی، یہاں پہ لودھی صاحب نے بات کہی کہ جناب، آپ ہزارہ رکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ جناب! ہم ہزارہ رکھ لیتے لیکن ہمارا سٹینڈ تو یہ تھا کہ خدا کیلئے علاقائیت کی بنیاد پہ نام نہ رکھیں۔ پھر بھی میں جو بات کرتا ہوں کہ آج ہزارہ کے عوام کا جو 'ری ایکشن' آیا ہے ہم ان کا احترام کرتے ہیں، ہزارہ ڈال دیں، صوبہ کہتے ہیں تو صوبہ بنا دیں، ہم ان کے ساتھ ہیں لیکن اس میں پولیٹیکل 'سکورنگ' خدا کیلئے نہ کریں۔ جب صوبے کی بات ہوئی تو مسلم لیگ نے تین نام دیئے، خیبر کا نام دیا، اباسین کا نام دیا، افغانیہ کا نام دیا، تو مجھے بتایا جائے کہ

جناب لودھی صاحب یا میرے بھائی مسلم لیگ (ق) کے جو ساتھی ہیں، کسی کی طرف سے اس پہ کوئی اعتراض آیا ہے، یا ان کی طرف سے کہ اس میں فلاں نام بھی آپ شامل کریں؟ آٹھ مہینے تک اس پہ بحث ہوتی رہی، ٹی وی کے چینلز پہ باتیں ہوتی رہیں، مسلم لیگ نے جو تین نام تجویز کئے اس کے متبادل کوئی نام ان کی طرف سے نہیں آیا بلکہ چودھری شجاعت صاحب نے فرمایا کہ صوبے کا نام صوبہ پختون رکھیں، یہ ریکارڈ کی بات میں کر رہا ہوں کہ صوبہ پختون اس کا نام رکھیں، اس وقت تک یہ خاموش رہے۔ اس کو بھی چھوڑیں جناب، جب اٹھارویں ترمیم پر تمام جماعتیں، جب اٹھارویں ترمیم پر دستخط کیلئے قومی اسمبلی میں ایک تقریب کا انعقاد ہوا تو تمام سیاسی قوتیں اس میں جا رہی تھیں۔ اس وقت ہماری پارٹی کی میٹنگ میں ہم نے اس پہ اپنی Reservations دیں، نواز شریف اس دن بھی اس میٹنگ میں، اس پریس کانفرنس میں نہیں گئے اور انہوں نے کہا کہ ہماری دو چیزوں پہ Reservation ہے: ایک صوبہ سرحد کے نام پہ اور دوسرا ججوں کی تقرری پہ، اس کی تعداد پہ اور اس میں آپ نے دیکھا کہ پورا پاکستان نواز شریف کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا کہ یہ جمہوریت نہیں چاہتے، یہ اٹھارویں ترمیم سے غداری کر رہے ہیں، یہ پورا پاکستان چیخ اٹھا لیکن اس وقت انہوں نے بات کی کہ ہزارہ کے عوام کی Reservations ہیں اور میں صوبے کے نام پہ آپ کا ساتھ نہیں دے سکتا جب تک ہزارہ کے عوام مطمئن نہ ہوں۔ تو میں مسلم لیگ (ق) کے بھائیوں سے پوچھتا ہوں کہ ٹھیک ہے نواز شریف صاحب کے ساتھ تو آپ کے اختلافات ہیں، ٹھیک ہے نواز شریف صاحب کی ہر بات سے آپ اختلاف رکھنے کا حق رکھتے ہیں لیکن ہزارہ ڈویژن کے عوام کے ساتھ تو آپ کا کوئی اختلاف نہیں۔ جب نواز شریف نے اٹھ کے ہزارہ پہ سٹینڈ لیا تو آپ نے کیوں اسے اکیلا چھوڑا، آپ نے کیوں اس کا ساتھ نہیں دیا؟ آپ نے کیوں کھڑے ہو کے یہ نہیں کہا کہ نواز شریف! تمھارے ساتھ ہمارے اختلافات اپنی جگہ پہ لیکن تم نے ہزارہ کیلئے سٹینڈ لیا ہے تو ہم تمھارا ساتھ دیتے ہیں؟ میرے ساتھی، وہ انڈیا والے کبھی کبھی کہتے تھے، یعنی قومی معاملات کے اندر ہمیں کلیئر ہونا چاہیئے۔
جناب سپیکر، اگر ہم نے پھر بات کی ہے، ہم نے پختونخوا کے ساتھ خیبر اگر رکھا ہے اور ہم نے اس پر Compromise اگر کیا ہے تو ہماری کوئی مجبوری نہیں تھی۔ نواز شریف پہلے کہہ چکے ہیں کہ تین دفعہ مجھے پرائم منسٹر (بننے) کی میری کوئی ضرورت نہیں، ہم اگر اکثریت میں آتے ہیں تو ہمارے لئے کیا مشکل ہے، ہم 'امنڈمنٹ' لے آئیں گے، ہم اس کو تبدیل کر لیں گے لیکن ہماری مجبوری تھی، ہماری مجبوری یہ تھی کہ جب نواز شریف صاحب نے اپنے دو نکات پیش کئے اور اس میٹنگ میں جانے سے انکار کیا، پریس

کانفرنس کی اور ہر طرف سے ان پہ اعتراضات ہوئے تو اس وقت ایک آواز آئی، جناب سپیکر! آپ کی توجہ چاہتا ہوں، اس وقت ایک بات کی گئی کہ اگر نواز شریف پختونوں کے نام پہ ہمارے ساتھ اتفاق نہیں کرتا، تو پھر ذمہ وار کامل سے یہ بات ہوئی، میں سب کا احترام کرتا ہوں، میں کسی کا نام نہیں لیتا لیکن یہ بات کی گئی کہ جناب، اگر آپ پختونخوا پہ ہمارا ساتھ نہیں دیتے تو پھر ہمارا پاکستان کے ساتھ رہنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔ جناب سپیکر، بات جب پاکستان کی آئی تو ہم نے اپنی سیاست، سیاسی نقصان، ہم اپنی سیاست کو تو لات مار سکتے ہیں لیکن جہاں پاکستان کی سالمیت کی بات آئیگی، جہاں اس ملک کے وجود کی بات آئیگی تو وہاں پھر ہمیں Compromise کرنا پڑتا ہے اور Compromise بھی ہم نے پختونخوا کے ساتھ کیا، تو جناب، اس اسمبلی کی دو قراردادیں تھیں، سندھ میں قرارداد پاس ہوئی، بلوچستان میں قرارداد پاس ہوئی، وزیراعظم نے یو این او میں جا کے وہاں پہ صوبہ سرحد کو بطور پختونخوا متعارف کرایا۔ اس اسمبلی میں ہم مسلم لیگ (ق) کے کتنے ہیں؟ چھ، سات، آٹھ، نو ہیں اور کچھ ساتھی ہمارے ہیں۔ دس بارہ لوگ اس ہاؤس میں، تین سو کا ہاؤس ہے، تین سو بیس کا ہاؤس ہے اور اس کے اندر ہم کوئی آٹھ دس پندرہ لوگ ہیں۔

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون:</u> ایک سو چوبیس۔

<u>سید محمد صابر شاہ:</u> ایک سو چوبیس کے ہاؤس میں، ایک سو چوبیس، غلطی ہو سکتی ہے، غلطی ہو سکتی ہے، ایک سو چوبیس کے ہاؤس میں اگر دس پندرہ لوگ اس کے حق میں ہیں اور باقی سب پختونخوا کے حق میں ہیں تو اس کے باوجود جب ہم نام رکھ رہے ہیں، تو 'خیبر' کو اولیت دی جاتی ہے، 'پختونخوا' اس کے بعد آتا ہے اور آج اگر آپ اخباروں میں بھی دیکھیں تو جناب بات ہوتی ہے، (تالیاں) بات ہوتی ہے صوبہ خیبر، 'پی کے' ہم کہتے ہیں، پختونخوا کہنا چاہیئے، پختونخوا کہنا چاہیئے، انصاف یہی ہے لیکن اس کو سلیس کرنے کیلئے اور ویسے بھی اس دن مولانا نے بات کی کہ پورا نام لیں، تو مولانا نے کہا کہ نام تو خیبر پختونخوا ہے جی، لیکن اگر مجھ سے کوئی پوچھے کہ نام کیا ہے؟ اگر میرے پاس وقت ہوا تو میں کہونگا خیبر پختونخوا، اگر میرے پاس وقت نہ ہو تو میں کہونگا کہ میں صوبہ خیبر سے ہوں۔ (تالیاں) تو جناب، میرا مقدمہ اس ہاؤس کے سامنے یہ ہے کہ خدا کیلئے اتنے زور سے چیخو مت کہ سچائی جو ہے، اس سورج نے اٹھنا ہوتا ہے، روشنی نے آنا ہوتا ہے لیکن کچھ وقت کیلئے آپ اس سچائی کو اس شور شرابے اور اس ڈھول کے اندر دبا تو سکتے ہیں لیکن حقیقت نے سامنے آنا ہے۔ جناب سپیکر، آج اس بات پہ کسی طور بھی ہمیں کوئی ندامت نہیں ہے اور میں ہزارہ کے عوام سے آپ کی وساطت سے بھی کہتا ہوں کہ اگر ہزارہ کو

شناخت دینگے تو وہ مسلم لیگ (ن) دے گی، امید ہے محترمہ بھی ہمارے ساتھ ہونگی اور اگر صوبہ بنانے کیلئے وہ کہہ رہے ہیں تو وہ صوبہ بھی اگر بنے گا تو وہ انشاء اللہ مسلم لیگ (ن) کے ان بھائیوں کے تعاون سے مسلم لیگ (ن) ہی بنائے گی۔ (تالیاں) یہ سڑکوں پہ وہ لوگ، میں کہتا ہوں ادھر سڑکوں پہ ہمارے بھائی ہیں، میں ان کی بات نہیں کر رہا، یہ ہمارے ساتھ ہیں، لودھی صاحب ہمارے ساتھ ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، لودھی صاحب آپ کے ساتھ ہیں؟

سید محمد صابر شاہ: بالکل یہ ہمارے ساتھ ہیں۔ (قہقہہ) ان کے جذبات ٹھیک ہیں اور انہوں نے جو تقریر کی ہے، میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، آیا یہ صوبہ لوگوں کو گولیاں مار کر، لاشیں اٹھا کر، قتل و غارت کر کے بنے گا یا اسمبلی کے اندر جس طرح آپ نے پختونخوا، خیبر پختونخوا بنایا؟ اسمبلی کے اندر جا کے بنے گا اور اگر اسمبلی میں بنے گا تو وہ چند لوگ جو کہ مار کھا کھا کر سیاسی منظر سے آؤٹ ہو چکے ہیں، اگر یہ سات آٹھ لوگ جیت بھی جائیں تو جب تک پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ، جب تک مولانا فضل الرحمان صاحب کی جے یو آئی، عوامی نیشنل پارٹی، جب تک یہ جماعتیں مل کر فیصلہ نہیں کریں گی تو اس وقت تک ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس لئے میں گزارش کرونگا جناب عالی، کہ سڑکوں پہ بات کرنے کی بجائے اب یہ سیاسی جماعتوں کا کام ہے اور میں حکومت سے بھی کہہ رہا ہوں، میں وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی گزارش کرتا ہوں، پیپلز پارٹی اور اے این پی سے کہ آپ کے صوبے میں آگ لگی ہے، آپ کے صوبے میں لوگ مر رہے ہیں، آپ کے صوبے میں لوگ پریشان ہیں اور آج تک اس بات کی کوشش ہی نہیں کی گئی کہ ہزارہ کے عوام کے ساتھ کوئی سنجیدہ کوشش ہوتا کہ ان کے جذبات کو تو کم از کم آپ ٹھنڈا کریں، ان کو اس ملک کے باسی سمجھ کر، اس صوبے کے رہنے والے سمجھ کر کم از کم ان کے ساتھ آپ دو میٹھے بول تو بول دیں۔ یہاں سے بھی جو رویہ ہے میں کہتا ہوں، بابک صاحب اٹھ گئے ہیں، باقی تو اے این پی کے ساتھی میرے خیال میں کوئی رہا نہیں، تو میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ خدا کیلئے آپ ان چیزوں میں، حکومت کے ہاتھ میں Initiative ہے کہ ہزارہ کے عوام کیا چاہتے ہیں؟ اگر وہ شناخت چاہتے ہیں تو ہمیں شناخت دینا چاہیئے، اگر وہ چاہتے ہیں کہ ہم علیحدہ صوبہ بنا رہے ہیں اور اسی پہ ان کا وہ ہے تو پھر ہمیں بیٹھ کے اس مسئلے کو Resolve کرنا چاہیئے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ دو تین، چار دفعہ آپ کے پاس چٹ بھی آئی، آپ کو یہ Intimation بھی ہوئی

کہ ٹائم میں نے زیادہ لیا لیکن اس کے باوجود آپ نے مجھے ٹوکا نہیں، روکا نہیں۔ میں آپ کا مشکور ہوں اور معزز ایوان کا بھی مشکور ہوں، اس امید کے ساتھ کہ انشاء اللہ جو بجٹ پیش ہوا ہے اس کی proper Implementation ہو اور ہزارہ کے اندر عوام کی جو بے بسی ہے، میں نے میڈیکل کالج کی بات کی، جو میگا پراجیکٹس ہیں، ان میگا پراجیکٹس میں خدا کیلئے ہزارہ کو شامل کریں تاکہ ہزارہ کے اندر جو لگی ہوئی آگ ہے، اس کو ٹھنڈا کیا جا سکے۔ بڑی مہربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> انشاء اللہ۔ جناب رحمت علی خان صاحب۔ حبیب الرحمن تنولی صاحب۔

<u>الحاج حبیب الرحمان تنولی:</u> شکریہ۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے میں وزیر اعلیٰ صاحب، فنانس منسٹر صاحب اور ان کی فنانس ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے صوبہ کیلئے ریسورسز 'جنریٹ' کرنے کا بڑا کام کیا اور آج بجٹ کا جو سائز ہے تو وہ ان کی محنت کا نتیجہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بجٹ ہر سال پیدا ہوتا ہے، پیش ہوتا ہے، دیکھنا یہ چاہیئے کہ ہمارے وسائل کیا ہیں اور ان کو کس طریقے سے خرچ کیا جا رہا ہے؟ اس میں دو مدیں آتی ہیں: ترقیاتی اخراجات اور غیر ترقیاتی اخراجات ۔ جب آپ غیر ترقیاتی اخراجات لائیں گے تو اس سے ہمیں چھٹکارا نہیں ملتا، ان میں تمام شعبوں کی تنخواہیں ہیں اور یہ پورا صوبہ جو ہے اسی غیر ترقیاتی بجٹ کی وجہ سے چلتا ہے۔ اس کے بعد ہمارے پاس بڑے اخراجات کی جو مد نکلی ہے، وہ امن وامان ہے، جس میں اس صوبے کا بہت سا پیسہ، مرکز سے جو پیسہ ہمیں ملا، وہ بھی اس مد میں چلا گیا جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے وسائل کا بہت بڑا ضیاع ہوا، اللہ کرے کہ ہماری جان اس مد سے چھوٹے اور ہم امن وامان میں رہیں اور یہ پیسہ ترقیاتی فنڈ کی جانب مبذول ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس دفعہ کا جو بجٹ ہے، اس میں نیشنل فنانس کمیشن کی رقم، بجلی کے سابقہ بقایاجات کی وصولی، اٹھارویں ترمیم میں شفٹ ہونے والے وسائل، یہ ہمارے اضافی وسائل ہیں اور ان کی بناء پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں ڈیویلپمنٹل سائڈ پہ ڈائریکشن رکھنی چاہیئے اور جب اے ڈی پی کو میں نے دیکھا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کچھ ایسے اہداف مقرر کئے گئے ہیں جن کی تعریف کی جانی چاہیئے۔ مثال کے طور پر بجلی کے بقایاجات کو بجلی کی پیداوار کیلئے رکھا گیا ہے تو یہ ایک اچھا اقدام ہے کہ ایک ریسورس جنریٹنگ سلسلہ ہوگا جو آئندہ کیلئے ہمارے کام آئے گا۔ مثلاً ہمارے پاس اللہ کی سب سے بڑی نعمت پانی ہے۔ اس پانی پہ سمال ڈیمز، ایگریکلچر پہ جب ہم توجہ دیں گے، اس میں 'انوسٹمنٹ' ہوئی ہے تو انشاء اللہ اس صوبے میں خوشحالی آئے گی۔ میں یہ بات اس لئے بھی کرتا ہوں کہ اگر ہمارے نوجوان لاہور اور کراچی میں مزدوری کرکے اپنے گھروں تک نہ

پہنچائیں تو چولہا جلنا بھی بڑا مشکل ہے لیکن ہم جس موڑ پر آج کھڑے ہیں تو پہلے سے بہت بہتر ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ہوش مندی، طریقے اور دیانتداری کے ساتھ آگے بڑھیں تو انشاء اللہ العزیز ہمارے صوبے کا مستقبل پہلے سے کہیں بہتر ہوگا۔ ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ جو فنڈز ہمارے پاس ہیں آیا وہ صوبے کے تمام علاقوں کو پہنچائے جارہے ہیں؟ یہ بہت ضروری بات ہے کہ کسی کو پیچھے نہیں چھوڑنا چاہیئے، کسی سرزمین کو، صوبے کے کسی ایک حصے کو، کیونکہ اس میں آبادی ہے اور آپ جو 'ڈیلیوری' دے رہے ہیں وہ آبادی کو دے رہے ہیں، اس لحاظ سے میری یہ گزارش ہوگی کہ صوبے کے کسی حصے کو پیچھے نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ محترم صابر شاہ صاحب نے جو باتیں کی ہیں، وہ بھی معنی خیز ہیں۔ انہوں نے کچھ پچھلی حکومتوں کو بھی رگڑا، اس 'امبریلا' کو بھی رگڑا اور جو کچھ اس سے پہلے ہوا تو اس کی بھی نشاندہی کی اور آج جس طرف انہوں نے اشارہ کیا اور میں بھی اس طرف آؤنگا، میں چند تجاویز اپنے منسٹر صاحب سے گزارش کرونگا، وہ تو بیٹھے ہی نہیں ہیں میرا خیال ہے، منسٹر صاحب کو میں چند تجاویز دونگا۔ چونکہ بجٹ کو آپ Proposed budget لکھتے ہیں اور جب اس کو Proposed budget لکھتے ہیں تو اس کے بعد اس میں کچھ Changes آنی چاہیئں۔ ہمیں جو بعض چیزیں ملی ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ نے کوہاٹ اور کرک میں تیل اور گیس کی نعمت سے ہمیں مالامال کیا ہے اور آپ کو اس کے پیسے بھی آنا شروع ہوئے ہیں جس سے ہمارا بجٹ بڑھ گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ بھی اس پہ 'انوسٹمنٹ' کا جو ٹارگٹ رکھا گیا ہے اس سے اور بھی ترقی ہوگی۔ معدنیات کی مد میں، یہ بھی ایک ایسی بات ہے جو مفت کا ایک 'سورس' ہے۔ جس طرح پانی ہے اس سے بجلی آرہی ہے تو اسی طرح معدنیات ہیں جس میں ماربل ہے، ہمارے پاس گرینائٹ ہے، ہمارے پاس گرینائٹ ہے، ہمارے پاس پوٹاشیم ہے۔ تقریباً تقریباً یہ صوبہ معدنیات کی مد میں مالامال ہے تو ہمیں اس پہ توجہ کرنی ہے تاکہ ہمارا یہ 'سورس' جو ہے یہ 'ڈویلپ' ہو اور ہمیں ایک ایسا بجٹ اور ایسا فنڈ مہیا کرے گا جو دوسرے صوبوں کے پاس نہیں ہے۔ جنگلات پر ہمیں توجہ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہمارے صوبے میں، میں ہزارہ کی بات کرتا ہوں کہ جنگلات میرے خیال میں جس رفتار سے غیر قانونی طور پر کاٹے جارہے ہیں تو وہ پانچ سال بھی نہیں چل سکتے، وہ پانچ سال میں ختم ہو جائیں گے اور میں نے منسٹر صاحب سے بھی گزارش کی تھی کہ کوئی قانون سازی کریں اور ایسی سنگین قانون سازی کی جائے کہ وہاں پر ایک درخت کاٹنے پر آدمی کے خلاف پرچہ ہو کیونکہ میرے اندازے میں جنگلات ختم کئے جارہے ہیں۔ میں نے عرض پہلے بھی کر دی کہ صوبے کے جنگ زدہ علاقوں میں تعمیر نو پر بہت بڑا خرچہ اٹھایا جارہا ہے،

اللہ کرے کہ وہ اس سال میں مکمل ہو اور اگلے سال ہم اس سے آگے نکل سکیں۔ میں نے عرض کیا کہ صوبے کے پسماندہ علاقوں پر توجہ دی جائے اور خاص طور پر آخر میں میں ہزارہ کی بات کرتا ہوں جس طرح باقی ساتھیوں نے بات کی ہزارہ میں احساس محرومی ہے، ہزارہ میں (ق) لیگ اور (ن) لیگ کا جو سوال و جواب ہوا ہے اس سے ہٹ کر ایک احساس محرومی ہے۔ اس کی میں مثال آپ کو دیتا ہوں کہ ایبٹ آباد میں ایوب میڈیکل کمپلیکس ہے جس کو آپ ڈکٹیٹر کہتے ہیں وہ اس نے دیا تھا۔ مانسہرہ میں ایک ہزارہ یونیورسٹی ہے، وہ پرویز مشرف صاحب، (مداخلت) میں آپ کو بتاتا ہوں جی، اس نے دی تھی۔ ایبٹ آباد میں 'کامسیٹ' یونیورسٹی ہے جو کہ پرویز مشرف نے دی ہے جس کو ہم ڈکٹیٹر کہتے ہیں۔ ہمیں تین سالوں کے بجٹ میں، ہزارہ میں، (مداخلت) میں بتاتا ہوں جی، آپ کا ماڈل سکول بھی میں بتاتا ہوں۔ جس، جس، (مداخلت) جی، مجھے پتہ ہے، مجھے پتہ ہے، میں-----

<u>جناب سپیکر:</u> آپ اس کو 'ڈسٹرب' نہ کریں-----

(قطع کلامیاں)

<u>Mr. Speaker:</u> No cross talks please.

<u>الحاج حبیب الرحمان تنولی:</u> آپ Cross talk نہ کریں، نام ایوب میڈیکل کمپلیکس ہے، آپ نے اپنے حوالے سے نام لکھنا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں بات وہ کرتا ہوں جو سامنے دیوار پر لکھی ہوئی ہے۔ لوگوں کے جذبات ہیں اور ان جذبات کو ان لوگوں نے ابھارا ہے، یہاں آج میاں صاحب نہیں ہیں، اس دن انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ ہم ہزارہ کیلئے ایک پیکج دیں گے، وہ پیکج بھی اس میں نہیں ہے۔ میں جناب وزیر خزانہ صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس بات کو بھی لکھیں کہ انہوں نے یہاں پر اسمبلی کے سامنے 'کمٹمنٹ' کی تھی کہ ہزارہ کیلئے وہ کوئی پیکج دیں گے۔ ایک تو امبریلا سکیمز کے سلسلے میں میری عرض یہ ہے کہ بارہ مہینے ہم دیکھتے ہیں، گیارہ مہینے دیکھتے ہیں، میں نے چھ مہینے بعد سکیم دی ہے، امجد صاحب نے آٹھ مہینے بعد دی ہے، کسی اور بھائی نے تین مہینے بعد دی ہے اور وہ ایک دفعہ 'امبریلا' کی شکل میں 'پراونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی' اس کو Approve کرتی ہے تو میری تجویز یہ ہوگی کہ جس طرح سکیم آئے، وہ ایک ایک آئے، دو دو آئے، چار چار آئے، دس دس جمع ہو تو ان کو Approve کیا جائے، کیس ٹو کیس اس پہ پی ڈی ڈبلیو پی کی میٹنگ کی جائے۔ ایک اور بات جو اس وقت میرے بھائیوں نے کی کہ ہیپاٹائٹس سی کیلئے Preventive measures اختیار کرنے چاہیئے اور اس میں پینے کے پانی کی بات کی گئی ہے، پینے کے پانی کی سو سکیمیں اس سیڑھی پر بھی رکھی گئی ہیں اور اس میں

تین سو ملین روپے ہیں، یعنی ایک سکیم تین ملین کی ہو گئی، تیس لاکھ کی ایک سکیم میں کتنے لوگوں کو آپ حلقے میں پانی پلائیں گے ؟اپنے 'Constituency' میں کتنے لوگوں کو آپ پانی تیس لاکھ میں دیں گے ؟ تو میری گزارش یہ ہے کہ اس کو سو ملین کم از کم کیا جانا چاہیئے تاکہ ایک کروڑ روپیہ ایک سکیم پہ ہو اور کچھ بڑے گاؤں کو، کچھ بڑے علاقے کو، کچھ ایریاز کو پانی مل سکے۔ روڈ بھی ایک ایسا سیکٹر ہے جو ترقی کی بنیاد ہے۔ روڈز کے بغیر کوئی ترقی نہیں، جہاں روڈ نہیں ہے تو وہاں پر کوئی جاتا نہیں ہے۔ عوام کی جو مشکلات ہیں، ان کا کرایہ، ان کا پیدل چلنا، وہ سب سے بڑا بوجھ ہے اور اس کی ذمہ داری ہم پر ہے۔ پچھلے مالی سال میں روڈز پر کوئی پیسہ نہیں رکھا گیا تھا، On going کیلئے پیسہ رکھا گیا تھا، وہ بھی میں یہ عرض کروں کہ 2008-09 کی جو سکیمیں میرے حلقے میں دو کلو میٹر دو سو کلو میٹر روڈ میں ابھی تک Complete نہیں ہو سکی کیونکہ پیسے نہیں ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ اگر توجہ فرمائیں منسٹر صاحب تو 2008-09 کی سکیموں کیلئے جہاں پر رقم نہیں ہے تو ان کو رقم دیکر فارغ کیا جائے اور ان کو Complete کیا جائے اور اس سال کے بجٹ میں جو رقم رکھی گئی ہے تو روڈز پر میری گزارش ہے کہ کوئی اور مدات ایسی ہوں تو ان سے اس طرف Conversion کی جائے۔اس کے بعد جناب عالی، بجلی کے چھ بلین ہمیں بیس سال سے ملتے ہیں۔ ہر سال بجلی کے چھ بلین روپے ہمیں بیس سال سے ملتے ہیں کیونکہ 1993 سے پہلے سے یہ معاملہ چلا آرہا ہے، پچاس کروڑ روپے کا چیک واپڈا ڈائریکٹ صوبے کو دیتا آرہا ہے اور وہ چھ بلین روپے سال کے ملتے ہیں۔ بجلی کے جو بلز ہیں، ہمارا تین سو روپے کا بل جو تھا وہ تین ہزار کا ہو گیا ہے لیکن کیا ہماری بجلی کی Cost اگلے بیس سال تک بھی وہی چھ بلین رہے گی؟ تو میری گزارش جناب منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ اس چیز کو Take up کیا جائے کہ یہ پیسے ہمیں بہت کم مل رہے ہیں، آدھے سے بھی بہت کم مل رہے ہیں، اس پر ہمیں کام کرنا ہے اور جس طرح آپ نے این ایف سی پر کام کیا ہے، جس طرح آپ نے بقایاجات پر کام کیا ہے اور بقایاجات آپ کو ملے ہیں تو اسی طرح یہ بھی جو Basic price ہے، جو Basic value ہے تو اس پر آپ ڈیمانڈ کریں اور آج یہ سارا ہاؤس آپ کے ساتھ ہے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر: تنولی صاحب! مختصر کریں، نماز کا وقت ہو رہا ہے جی۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: میں بات کو ختم کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تنولی صاحب! مختصر کریں۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: میں سمجھتا ہوں جی، جناب سپیکر! میں نے جو چند گزارشات کی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ جو تجاویز میں نے لکھوائی ہیں وہ اس صوبے کے عوام کی خاطر ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ان پر ضرور غور ہوگا اور اگر ان میں سے کچھ اسی بجٹ میں Implement ہو جائے تو انشاء اللہ العزیز میں سمجھونگا کہ اس اسمبلی کا جو حق ہے، ممبران کا جو حق ہے تو وہ ہم نے ادا کر دیا۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔

الحاج حبیب الرحمان تنولی: میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، سارے ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ، تھینک یو جی، شکریہ۔ جناب لیاقت شباب صاحب، آنریبل منسٹر فار ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، یہ کچھ تسلی کی باتیں کریں، ممبران صاحبان نے بہت سی تجاویز دی ہیں جی۔ لیاقت شباب صاحب۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): تھینک یو جناب سپیکر۔ بجٹ کے لحاظ سے کل سے کافی بات ہو رہی ہے جی، میں اپنے محترم اپوزیشن رہنماؤں کا، اپوزیشن بنچوں پہ ہمارے جو دوست بیٹھے ہیں Colleagues، ان کا ممنون ہوں کہ انہوں نے تنقید بھی کی ہے اور اچھی Suggestions بھی دی ہیں۔ ہم 'انشور' کراتے ہیں کہ جو اچھی تجاویز ہیں تو ان پر انشاء اللہ عمل کیا جائے گا۔ سب سے اچھی بات جناب سپیکر، جو میں سمجھتا ہوں کہ آج اس ایوان میں یہ دکھائی دے رہا ہے کہ جیسے میرے محترم پیر صابر شاہ صاحب نے بھی فرمایا اور میرے محترم بھائی جناب سردار نلوٹھا صاحب نے بھی اس طرف نشاندہی کی۔ جب یہ گھسی پٹی باتیں ہو چکی ہیں، ایک روایت بن چکی ہے کہ جب بھی ہر سال بجٹ آتا ہے تو اپوزیشن بنچوں سے بس یہی چند الفاظ ہوتے ہیں کہ جی یہ اعداد و شمار کا گورکھ دھندا ہے، ہیر پھیر ہے اور ٹریژری بنچز سے یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جی یہ بہت بہترین بجٹ پیش کیا گیا ہے، عوام دوست بجٹ ہے، غریب دوست ہے لیکن الحمد للہ اب Awareness آ رہی ہے اور وہ روایات ختم ہو رہی ہیں، دم توڑ رہی ہیں، تو میں آج اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہتا ہوں کہ میرے محترم جناب سکندر شیرپاؤ صاحب نے جو پوائنٹس Raise کئے ہیں، میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں، کافی سٹڈی انہوں نے کی۔ اکرم درانی صاحب نے جو پوائنٹس Raise کئے ہیں میں انہیں بھی داد دیتا ہوں۔ میرے محترم جناب پیر صابر شاہ صاحب نے جو پوائنٹس Raise کئے ہیں میں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں لیکن اس بجٹ کے لحاظ سے چند

ایک گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پہ محترم پیر صابر شاہ صاحب نے کہا کہ بجٹ توقعات پہ Depend ہے۔ انہوں نے فنانس منسٹر اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کو خراج تحسین بھی پیش کی جو کہ یقینی بات ہے کہ ان کے کریڈٹ میں یہ بات جاتی ہے لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ جو زائد رقم خرچ ہو رہی ہے وہ توقعات پہ ہے۔ تو ایسا ہرگز نہیں ہے جی، اب اگر فیڈرل گورنمنٹ سے، Divisible pool سے جو رقم آتی ہے تو اس کا باقاعدہ فگر ہوتا ہے، اس رقم سے پراونس کو ایک فیصد شیئر ملے گا۔ تو اس کا تخمینہ انہوں نے جو لگایا ہے وہ 15.2 ارب ہیں جی۔ تخمینہ اس لئے لگایا گیا کہ اس سے کچھ کم زیادہ ہو سکتا ہے، پندرہ ارب ہو سکتے ہیں، ساڑھے چودہ ارب ہو سکتے ہیں، ساڑھے پندرہ ارب ہو سکتے ہیں لیکن اس میں اتنا بڑا خلاء نہیں آسکتا کہ اسے ہم Imagine کریں کہ جی یہ بجٹ توقعات پہ Depend کر رہا ہے۔ اسی طرح 'سٹیٹ ٹرانسفر' کا جو ہیڈ ہے، وہاں سے جو رقم ملتی ہے اور پچھلے سال ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا کو جو ملی تھی وہ تقریباً چھ سات ارب تھی اور اب اس سال جو ملنی والی ہے تو وہ بھی تقریباً نائن بلین ہے، 9.3 بلین ہے تو اس میں اگر کچھ کمی زیادتی ہو تو وہ تو ہو سکتی ہے لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ اب بجٹ بناتے وقت فنانس ڈیپارٹمنٹ اس میں لکھ دے کہ جی یہ فنڈ جو اس پول سے ہمیں آئے گا تو وہ چھ بلین ہو گا تو پھر یہاں پہ شور و غوغا ہو گا کہ جی، مرکز سے تو نائن بلین آ رہا ہے تو تین بلین آپ کہاں پہ لے کے چلے گئے ہیں، تو اس لئے یہ ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ یہ توقعات پہ Depend ہے، یہ Actual ہے اور انشاء اللہ یہ جو فنڈ 'ریفلیکٹ' کیا گیا ہے، وہ اس صوبے کو ملے گا اور اسی طرح جناب سپیکر، بجٹ میں جب ہم دیکھتے ہیں تو جو کام ہماری گورنمنٹ نے کیے ہیں اور اس بجٹ میں جو سکیمیں 'ریفلیکٹ' کی گئی ہیں تو اسے یقینی طور پر ہمارے تمام دوست Appreciate کریں گے۔ جیسا کہ پہلی مرتبہ ہمارے صوبے میں ریسکیو 1122 کا پروگرام یہاں پہ لانچ ہو رہا ہے اور انشاء اللہ ستمبر سے پشاور میں مکمل طور پر یہ لانچ ہو جائے گا اور اس کے بعد یہ Extend ہوتا جائے گا تمام۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> بابک صاحب! Kindly، قاضی صاحب! بیٹھ جائیں۔ یہ کیبنٹ کے منسٹر صاحب آپ کی حکومت کی طرف سے بول رہے ہیں اور آپ اس کو سیریس نہیں لے رہے ہیں۔ This is too much۔ جی، بسم اللہ۔

<u>وزیر آبکاری و محاصل:</u> جناب سپیکر، تو اس سلسلے میں گزارش تھی کہ یہ Extend ہوتا جائے گا، ہر ڈویژن کی سطح پر یہ ریسکیو سنٹرز قائم ہو جائینگے جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کیلئے، اس صوبے کے عوام کیلئے

ایک بہترین خدمت ہے جو اس گورنمنٹ کی طرف سے کی جارہی ہے جی۔اس کے ساتھ ہی جناب، میرے محترم پیر صابر شاہ صاحب نے خدشہ ظاہر کیا کہ بجٹ تو بن جاتا ہے لیکن Implementation نہیں ہوتی اور اگر Implementation ہوتی ہے تو فنڈز کے غلط طریقے سے خرچ ہونے کا احتمال رہتا ہے تو اس سلسلے میں بھی میری گزارش ہے اپنی اپوزیشن بنچز کے لیڈران صاحبان سے، اپنے Colleague بھائیوں سے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے، گورنمنٹ نے اس کی 'مانیٹرینگ' کیلئے باقاعدہ ایک ٹیم مقرر کی ہے جو دیکھے گی، 'تھرڈ' پارٹی کے ذریعے مانیٹر کیا جائے گا تاکہ بجٹ کی جو Implementation ہے وہ صحیح طریقے سے عوام کی فلاح و بہبود کیلئے ہو سکے۔اس کے ساتھ ہی یہاں پر ذکر ہوا اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک کے اندر جو مخدوش حالات ہیں اور بالخصوص جو ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا کے اندر ہیں تو وہ کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں لیکن ان مخدوش حالات اور ان تمام تر تکالیف کے باوجود اگر اس بے روزگاری کے دور میں، اس مہنگائی کے دور میں، اس دہشتگردی کے دور میں نوجوانوں کیلئے ایک سکیم آرہی ہے اور وہ خان عبدالغفار خان باچا کے نام سے 'خپل روزگار سکیم' تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اپنے صوبے کے ان بے روزگار نوجوانوں کی ایک بڑی خدمت ہے جن کیلئے روزگار کے مواقع نہیں ہیں، جس سے کافی ریلیف ان کو ملے گا۔ میں اپنے بزرگوں کو یہ 'ایشور' کرتا ہوں کہ اس میں ایسا کوئی میکینزم نہیں ہے کہ اس میں سیاسی طور پر لوگوں کو ڈیل کیا جائے گا۔ یہ انتہائی ٹرانسپرنسی اور انتہائی شفافیت کے ساتھ اس میں تمام، اس این ڈبلیو ایف پی کے رہنے والے جتنے بھی لوگ ہیں یہ ان کا حق ہے اور انشاء اللہ وہ ان کو پہنچے گا۔اس میں Recommendation کی ضرورت کسی کو بھی نہیں ہے کہ کسی کی Recommendation پہ یہ 'لون' ان کو دیا جائے گا۔اس کے علاوہ جناب، یہاں پر میرے ہزارہ ڈویژن کے قابل احترام بھائیوں نے ہزارہ ڈویژن پہ زیادہ Stress کیا ہے کہ بجٹ میں ہزارہ ڈویژن کو Ignore کیا گیا ہے اور اسے وہ اہمیت نہیں دی گئی جو دینی چاہیئے تھی تو اس سلسلے میں میں چند پوائنٹس آپ اور اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اس گورنمنٹ نے موجودہ بجٹ میں ہمارے ہزارہ ڈویژن کے جو لوگ ہیں، ہمارے بھائی ہیں تو ان کیلئے جو کچھ کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ پچھلی حکومتوں سے بڑھ کر کیا ہوا ہے۔ جیسا کہ ٹیکنیکل ایجوکیشن سکیم کے تحت وہاں ہزارہ ڈویژن کے ایک پولی ٹیکنیک کالج کو اپ گریڈ کر کے اسے کالج آف ٹیکنالوجی کا درجہ دیا گیا ہے۔اس کے ساتھ ہی، صرف یہ ایک بات ہی نہیں اس کے ساتھ دس کامرس کالجز این ڈبلیو ایف پی میں، موجودہ صوبہ خیبر پختونخوا میں دس کامرس کالجز کی نئی سکیمیں ہم لارہے ہیں۔ان

دس کامرس کالجز میں سے تین کالجز ہم ہزارہ ڈویژن کو دے رہے ہیں (تالیاں) جبکہ ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا میں سات ڈویژن ہیں جی، تو تین کامرس کالجز ہم اپنے ہزارہ ڈویژن کے بھائیوں کو دے رہے ہیں۔ اسی طرح واٹر سپلائی سکیم، واٹر سپلائی سیکٹر میں صوبے کی سب سے بڑی سکیم جو ہے، وہ اس بجٹ میں ہم ضلع ایبٹ آباد کو دے رہے ہیں۔ (تالیاں) اسی طرح مانسہرہ کی واٹر سپلائی سکیم اور مانسہرہ کا پل جو کہ عرصہ دراز سے عوام کا مطالبہ تھا، وہ بھی اس بجٹ میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پیر صابر شاہ صاحب نے کہا کہ میگا پراجیکٹس میں ہزارہ ڈویژن کو Ignore کیا گیا ہے اور اس میں انہوں نے کیڈٹ کالج کا ذکر کیا، تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ کیڈٹ کالج پراونشل گورنمنٹ کا سبجیکٹ ہی نہیں ہے جی، وہ فیڈرل گورنمنٹ کا سبجیکٹ ہے اور اس کے باوجود پراونشل گورنمنٹ کا سب سے بڑا تعلیمی پراجیکٹ ہے 'مانسہرہ ماڈل سکول' جس پر دس کروڑ روپے کی لاگت آئیگی تو وہ بھی ہزارہ ڈویژن کو دیا گیا ہے اور میرٹ پر دیا گیا ہے کیونکہ مانسہرہ ہزارہ ڈویژن کا سب سے بڑا آبادی والا ضلع ہے۔ (تالیاں)

اسی طرح جناب سپیکر، پچھلے سال بجٹ میں جو بیس کالجز گورنمنٹ نے لائے تھے تو ان بیس کالجز میں سے ہزارہ ڈویژن میں تین ہری پور کو دیئے گئے، ایک ایبٹ آباد کو دیا گیا، دو کالجز مانسہرہ کو دیئے گئے ہیں جبکہ پورے صوبے میں اٹھانوے صوبائی اسمبلی کے حلقے ہیں لیکن ان بیس کالجوں میں ہم نے زیادہ کالجز پچھلے سال بھی ہزارہ ڈویژن کو دیئے۔ اسی طرح میں ہزارہ ڈویژن کے بھائیوں سے یہ بات بھی شیئر کرنا چاہتا ہوں کہ اس بجٹ میں بھی ہماری گورنمنٹ نے جھیل سیف الملوک کی چیئر لفٹ اور اس کی روڈ کیلئے ایک خطیر رقم رکھی ہے جو ہزارہ ڈویژن کے بھائیوں کے ساتھ ہماری محبت کا اظہار ہے۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ ٹیکنیکل ایجوکیشن سکیم کے تحت اس مرتبہ ہماری گورنمنٹ پہلی مرتبہ اپنے بے روزگار نوجوانوں کی ٹریننگ کیلئے ایک سکیم لے کر آرہی ہے جس کے تحت ایک ہزار لوگوں کو ٹریننگ دی جائے گی اور ایسی ٹریننگ دی جائے گی جو وہاں سے ٹریننگ حاصل کرینگے تو وہ پھر اپنے ہی معاشرے میں ایڈجسٹ ہو جائیں گے اور Skilled ہونگے، ان کو باہر کہیں جانا نہیں پڑے گا اور اس کا تمام خرچہ بھی گورنمنٹ برداشت کرے گی اور ٹریننگ بھی فری ہو گی اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی Capacity اگر بڑھی تو یہ تعداد بھی بڑھ سکتی ہے اور اس کے ساتھ اگر دس ہزار 'ٹرینڈ' نوجوان یہاں سے نکلیں تو ان میں سے پانچ سو نوجوانوں کو روزگار کے مواقع بھی اسی سکیم کے تحت ملیں گے جو اس کے ساتھ ہی ساتھ بڑھتے رہیں گے۔ جناب سپیکر، کال سنٹر کیلئے دو سو ملین روپے اس بجٹ میں رکھے گئے ہیں۔ اس میں بھی

ٹریننگ کے علاوہ ایمپلائمنٹ کے بھی مواقع ہیں جو ہمارے بے روزگار نوجوانوں کیلئے رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح جناب، محترمہ شہید بینظیر بھٹو کے نام پر پہلی مرتبہ، یہاں پر ہمارے صوبے کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہیپاٹائٹس سی کی شکل میں ہے تو اس کیلئے بے نظیر ہیلتھ سپورٹ سکیم کا قیام ہم کر رہے ہیں۔ (تالیاں) جس سے جتنے بھی ہمارے ہیپاٹائٹس سی کے Patients ہونگے تو ان کا علاج فری ہوگا اور گورنمنٹ وہ Pay کرے گی، اس کا جتنا بھی خرچہ ہوگا لیکن یہاں پر میں ایک تصحیح کرتا چلوں کہ اکثر یہ بات سننے میں آتی ہے کہ یہ ہیپاٹائٹس پانی کی وجہ سے پھیلتا ہے حالانکہ اس کے اور بھی فیکٹرز ہیں، جو بلڈ کی وجہ سے ہوتا ہے، بے راہ روی کی وجہ سے ہوتا ہے یا پیدائشی طور پر بھی ہوتا ہے، جن کی روک تھام ضروری ہے۔ اس کے علاوہ اس بجٹ میں گورنمنٹ نے چائلڈ پروٹیکشن کیلئے سکیم لائی ہے تو اب اس چائلڈ پروٹیکشن سکیم کیلئے دس ملین کا فنڈ قائم کیا گیا ہے تاکہ بچوں کے خلاف جتنے بھی Offences یا Abuse ہوتے ہیں تو ان کو صحیح طریقے سے 'پروٹیکٹ' کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر، کہ پہلی مرتبہ ایک ایسا بجٹ ہماری گورنمنٹ پیش کر رہی ہے کہ اس سے پہلے ان حالات میں اس سے بہتر بجٹ دوسرا پیش نہیں ہو سکتا تھا۔ یہاں پر میرے کچھ دوستوں نے ذکر کیا کہ جی فلاں ضلع میں کوئی سکیم نہیں رکھی گئی ہے تو Actually وہ تمام چیزیں تو بجٹ میں نہیں آسکتیں جی اور امبریلہ سکیمز کے تحت کافی سکیمیں اس صوبہ کیلئے مختص کی گئی ہیں جو وقت آتے ہی ان کے سامنے آئیں گی اور کوئی ضلع محروم نہیں رہے گا۔ جس میں ترقیاتی سکیم نہیں ہوگی وہ اس بجٹ کا حصہ ہیں لیکن اس کے ساتھ جناب سپیکر، میں چند گزارشات مزید کرنا چاہوں گا کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارے ہزارہ ڈویژن میں حالات انتہائی المناک اور دردناک ہیں۔ یہاں پر میرے بھائیوں نے ذکر کیا کہ ہزارہ کے عوام جو ہیں وہ دکھی ہیں۔ ہم ان کے دکھ میں برابر کے شریک ہیں اور میں تو یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے ہزارہ کے معصوم لوگوں کو یہ دکھ دینے والے کون ہیں، یہ دکھ ان کو دیا کس نے؟ یہاں تو یہ بات ہوتی ہے کہ ہمارے اے این پی اور پیپلز پارٹی نے ترسٹھ سال محنت کر کے ایک نام تو لے لیا۔ جناب، ہم نے ترسٹھ سال محنت کر کے صرف اپنے گھر کا نام لیا ہے تو اس سے اتنی قیامت تو نہیں آنی چاہیئے تھی اور پشتو کا ایک شعر ہے کہ:

ے خلق پرے تیر شوے د سرونو نہ خلہ ترے نہ خاطر پہ تشہ خلہ غواړی

جناب سپیکر، ابھی تو بڑی جدوجہد کرنی پڑے گی اور ہم کسی کے بھی Right کو Damage کرنا نہیں چاہتے ہیں جی، ہزارہ کے لوگ ہمارے دل و جان ہیں اور ان کا حق بنتا ہے کہ وہ اپنے لئے صوبے

کی آواز اٹھائیں۔ ملاکنڈ ڈویژن کے باسی ہمارے سر کے پھول ہیں اور ان کا بھی حق بنتا ہیں کہ وہ اپنے ملاکنڈ ڈویژن کو صوبے کا درجہ دینے کیلئے جد و جہد کریں۔ اسی طرح ڈی آئی خان ڈویژن کے لوگ ہیں، وہ ہمارے بھائیں ہیں، ان کا حق بنتا ہے کہ وہ آئیں لیکن حقیقت جو ہے Ground reality دیکھنی چاہیئے۔ سب سے پہلے تو میں ہزارہ کے ان بھائیوں سے جو یہاں پہ بیٹھے ہیں، ان سے بالکل میں ہمدردی کی Base پر، بھائی چارے کی Base پر اور عاجزی سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہزارہ کے لوگوں کو، وہ لوگ جو چار ضلعوں پر صوبہ بنانے کی اس قسم کی آواز اٹھا رہے ہیں، ہزارہ کے لوگوں کو بھوکوں مارنا چاہتے ہیں، ہزارہ کے عوام کو مزید مشکلات میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں اور اگر 'فیزیبیلٹی' ہے، اگر یہ Genuine ہے اور بن سکتا ہے تو اس پر ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں یہ نہیں سمجھ رہا جی کہ آج کے ان حالات میں کہ ہمارے ملک کے خلاف جو سازشیں ہو رہی ہیں، اندرونی طور پر سازشیں ہو رہی ہیں، بیرونی طور پر سازشیں ہو رہی ہیں تو ہمیں یکجہتی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے جیسا کہ کئی کئی مواقع پر ہمارے سیاسی قائدین نے مظاہرہ کیا ہے، اٹھارویں ترمیم پر کیا ہے، این ایف سی ایوارڈ پر کیا ہے اور باقی بہت سی جگہوں پر اور یہ حالات کا تقاضہ بھی ہے کہ یہ کردار ہم ادا کریں لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ہزارہ کے معصوم لوگوں کو ہم اپنی سیاسی دکانداری چمکانے کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔ میں ہزارہ کے ان لوگوں کو بھی سلام پیش کرتا ہوں جو اس مہم کی روح رواں ہیں۔ ہمارے لئے سب قابل احترام ہیں، سب پاکستان کے وفادار ہیں، سب اس صوبے کے وفادار ہیں اور ہمیں ان کے کردار پر کوئی شک نہیں ہے لیکن میں اس سٹیج سے گزارش کرنا چاہتا ہوں، اس ایوان سے کہ وہ آکر بیٹھیں، ہم جائیں گے ان سے بیٹھیں گے اور ان کے Genuine پرابلم کو ہم سننے کیلئے تیار ہیں، ان کے جو Genuine مسائل ہیں تو ہم سننے کیلئے تیار ہیں لیکن خدارا کم از کم جو چنگاری بنی ہوئی ہے اسے آگ نہ بننے دی جائے۔ میری گزارش یہی ہوگی کہ ہزارہ ڈویژن کے جتنے بھی میرے Colleagues یہاں پر بیٹھے ہیں، ہم ان کیلئے Any time تیار ہیں، جب بھی یہ چاہتے ہیں تو ہم ان کے ساتھ ہزارہ جانے کیلئے تیار ہیں۔ ہزارہ کے جو لوگ اس تحریک کی روح رواں ہیں، ہم ان سے بیٹھنے کیلئے تیار ہیں۔ وہ ہمیں قائل کریں کہ اگر وہ بنا سکتے ہیں تو بالکل ہم اس کے مطابق چلے جائیں گے لیکن اگر ہم انہیں قائل کریں تو کم از کم انہیں ان حالات کے تحت جو اس ملک اور ہمارے صوبے کو پیش ہیں تو کم از کم انہیں اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ میں آخر میں جناب سپیکر، آپ کا اور تمام ہاؤس کا انتہائی ممنون ہوں، مشکور ہوں اور صرف ایک وضاحت کرنا چاہونگا کہ میرے بھائی سردار اورنگزیب خان نلوٹھا نے وفاق کے

بارے میں بات کی اور عنایت اللہ جدون صاحب نے بھی کی کہ وفاق وفا نہیں کرتا، وفاق صوبوں کے ساتھ وفا نہیں کرتا۔ جناب، آج کا وفاق وہ وفاق نہیں ہے۔ جب اس اسمبلی میں میرے محترم قائد میاں نواز شریف صاحب کی میجارٹی تھی اور سنٹر میں بھی 'ٹو تھرڈ' میجارٹی تھی تو اس وقت بھی میرے اے این پی کے لوگ ان کے ساتھ 'کوئلیشن' میں وہاں اور یہاں پر بیٹھے ہوئے تھے لیکن وفاق ہمیں ایک نام تک نہیں دے سکا۔ (تالیاں) آج کا وفاق وہ وفاق نہیں ہے، آج آپ کا Genuine demand ہے نام کا، تو وہ نام آپ کو دے رہا ہے، آج وفاق آپ کو این ایف سی ایوارڈ جو کہ آپ کا حق ہے وہ ایوارڈ آپ کو دے رہا ہے۔ آج وفاق آپ کو ہائیڈل نٹ پرافٹ دے رہا ہے، آج وفاق صوبوں کو 'پراونشل اٹانومی' دے رہا ہے۔ آج کا وفاق وہ نہیں ہے کہ جو وفا نہیں کرے گا، آج کا وفاق صوبوں کے ساتھ وفا کر رہا ہے اور اس ملک کو بچا رہا ہے۔ دوسرا یہ کہ میرے محترم بزرگ اور قابل احترام جناب اکرم خان درانی صاحب نے کہا تھا کہ ملاکنڈ کا جو پراجیکٹ ہے ٹنل کا، تو اس کا افتتاح میں نے کیا تھا، جس کا فائدہ اب 'پراونس' لے رہا ہے، تو بالکل مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اپنے بزرگ سے جی، ہمارے قابل احترام ہیں لیکن اس ٹنل کا تو چھ مرتبہ افتتاح ہو چکا تھا، 2001 میں تو جنرل مشرف اس پراجیکٹ کا افتتاح کر چکا تھا اور اس کے بعد 2002 میں اکرم خان درانی صاحب نے اس کا افتتاح کیا۔ تو ایسی کوئی بات نہیں انشاء اللہ، جہاں تک ہماری گورنمنٹ کی بات ہے تو ہمارا یہ ایمان ہے کہ ہم عوام کے ووٹ سے منتخب ہو کر یہاں پر آئیں ہیں جی اور ہم نے عوام کو وہی 'ڈیلیور' کرنا ہے جو عوام ڈیمانڈ کرتے ہیں لیکن اس فلور پر میں اپنے عوام سے معذرت چاہتا ہوں کہ انتہائی خراب حالات کی وجہ سے ہم ان کو وہ کچھ نہیں دے سکے جو ان کی توقعات ہیں اور جو ہماری خواہشات تھیں۔ Any how میں یقین کرتا ہوں کہ جو بجٹ اس مرتبہ گورنمنٹ نے پیش کیا ہے، وہ انتہائی موزوں اور متوازن ہے اور میں آپ کا بھی مشکور رہوں، تمام ایوان کا بھی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے سنا، بہت بہت شکریہ جی۔

Mr. Speaker: Thank you very much. The sitting is adjourned till 03:00 pm of tomorrow evening, thank you.

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 17 جون 2010 بروز جمعرات سہ پہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)